

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 3 اکتوبر 2003ء بمقابلہ 6

شعبان 1424ھجری صحیح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاؤت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

الرَّحْمَنُ عَلَمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَمَهُ الْبَيَانَ ۝ أَلَّشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِخُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ
وَالشَّجَرُ يَسْجُدُنَ ۝ وَالسَّمَاءُ رَفِعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَرْزَنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُحَسِّرُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّحْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمن نے۔ اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تو لا اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے کبشت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں پہنچ ہوئے ہیں۔ وَآخِرُ الدَّعْوَى إِنَّ اللَّهَ يَحْمَدُ اللَّهَ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔

سید قلب حسن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر! آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف، چونکہ رمضان شریف کا مہینہ آ رہا ہے gas ہمارے روزمرہ کے استعمال میں آتی ہے اور پاکستان کی گیس کی پیداوار 1100 ٹن ہے۔ اس وقت اس کاریٹ مارکیٹ میں 360 روپے Per سلینڈر ہے اور میں فلور آف دی ہاؤس پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ رمضان شریف میں یہ ریٹ 600 روپے Per سلینڈر تک پہنچ گا۔ اس کی کاست 176 روپے ہے میری گزارش یہ ہے کہ چند بیورو کریٹس جو اسلام آباد میں بیٹھے ہیں، ان کے اوپر کوئی Check and balance نہیں ہے کہ ان کا fix Rate کیا جائے۔ میری گزارش ہے کہ اس چیز کا صوبائی حکومت نوٹس لے ورنہ رمضان شریف میں، سردیوں کا موسم آ رہا ہے، اس کاریٹ 600 روپے ہو گا۔ گزارش یہ ہے کہ ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ اگر ایک سلینڈر آپ کو 176 روپے کا ملتا ہے تو آپ کس حساب سے یہ مارکیٹ میں 400، 360 روپے کا فیچر ہے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کچھ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک ظفراء عظم صاحب۔

ملک ظفراء عظم (وزیر قانون): جناب! یہ تو کل TV News میں آیا تھا اور اخبارات میں میں بھی آج اس کے متعلق، جو آپ فرمائے ہیں، آج میڈیا پر بھی آچکا ہے لیکن یہ سنٹر کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو مطلب یہ ہے کہ آپ ان سے رابطہ کریں اس سلسلے میں۔

وزیر قانون: ہم تو خود بھی، ساری قوم متاثر ہے، یہ بات نہیں ہے کہ قلب حسن صاحب متاثر ہیں، ساری قوم متاثر ہے۔

سید قلب حسن: سر! میری گزارش اس میں یہ ہے کہ چار بیورو کریٹس بیٹھے ہوئے ہیں اسلام آباد میں اور وہ آپس میں ملے ہوئے ہیں ان کمپنیوں والوں کے ساتھ۔ آپ اس کا کیا جواب دیں گے کہ ایک سلنڈر جب ایک ماک کو 176 روپے میں ملتا ہے تو وہ کس حساب سے 360 اور 320 روپے Ex-plant rate یہ دے رہے ہیں؟

وزیر قانون: سنٹرل گورنمنٹ سے مطالبہ کر سکتے ہیں یا قرارداد پاس کر سکتے ہیں ہم تو ان کے ساتھ متفق ہیں، ان کے Idea کے ساتھ بھی متفق ہیں لیکن یہاں سے تو ہم ایک قرارداد ہی پاس کر کے سنٹر کو بھیج سکتے ہیں۔

سید قلب حسن: میں نے سر، ایک قرارداد اس بیلی میں داخل کی ہے۔ یہ بات آج اس لئے پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے کی ہے کہ رمضان شریف میں چونکہ اس بیلی کا اجلاس ایک دو دن میں یا آج ختم ہو جائے گا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیسے آپ کوپتہ چلا ہے کہ آج ختم ہو جائے گا؟

سید قلب حسن: شاد محمد خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ آج ختم ہو جائے گا بہر حال آج ختم ہو یا Next اجلاس ہو گا تو وہ شاید رمضان کے بعد ہو تو یہ بڑا ہم مسئلہ ہے اس پر آپ توجہ دیں سر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں Tea break میں یہ دونوں بیٹھ کر قرارداد ڈرافٹ کر لیں، اس کے بعد Rules suspend کر کے وہ قرارداد اس بیلی میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب پیر محمد خان: آج جمعہ کا دن ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر سر،

جناب کاشف اعظم: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب۔

جناب کاشف اعظم: دا یو ڈیر لوئے ظلم شوی دے جی، په وزیرستان کبندی یو خل بیا د نام نہاد القاعدہ په نامہ په غریبو مسلمانا نو باندی یو آپریشن شوی دے چې په کوم کبندی دوئی گن شپ ھیلی کا پیروز ہم استعمال کړی دی نو هغوي ته دوئی دهشت وائی۔ زه دا تپوس کوم چې دا اخبار مطابق هغوي سره زنانه ہم وسے او ماشومان ہم وو نو دا خنگه دهشت گرد دی چې هغوي خان سره کور والا او بچی ہم راولی د دهشتگردی د پاره؟ مونږه د دې ڈیر زیات مذمت کوؤ او مونږ

دا اپیل کوئ خپل صوبائی حکومت ته هم چې په بروزور الفاظو د دې مذمت اوکړی او مرکزی حکومت ته دا اووائی چې دا قسمه آپریشنې د دوئ بند کړي۔ دې وخت کښې جمالی صاحب امریکې ته تلې دے صرف او صرف خپل آقاګان او خپل باس د خوشحالولو د پاره دوئ دا سې آپریشنې کوي او خپل مسلماناں ورونړه دوئ وژنی۔ موږدہ د دې پروزور الفاظو سره مذمت کوئ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب!

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نگہت اور کرنی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: تھینک یوجی۔ جناب سپیکر صاحب! میں بات نہیں کروں گی کیونکہ پھر فلور پروتی بحث و مباحثہ کی بات شروع ہو جاتی ہے لیکن میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں، میرا پوائنٹ آف آرڈر تو دوسرا ہے۔ کاشف اعظم صاحب کو آپ کی وساطت سے کہ جمالی صاحب اگر امریکہ میں بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ یعنی یہاں صوبہ سرحد میں کیوں کروار ہے ہیں؟ یہ تو صوبہ سرحد کی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس چیز کا نوٹس لے کہ یہ آپ یعنی یہاں پر کیوں ہو رہا ہے اور ان کو تسلی دیں۔ بہر حال میرا پوائنٹ آف آرڈر سر، یہ ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب! میں اس پوائنٹ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بعد میں آپ وضاحت کریں اس کو تو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں جی، صوبہ سرحد کے ایریا میں جو صوبائی گورنمنٹ کی حدود ہیں، ان میں نہیں ہو رہا۔ میں ان پر صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں شاید ان کے علم میں نہ ہو۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: ٹھیک ہے جی، میرے علم میں نہیں ہے۔ میں دوسرے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی تھی۔ جناب سپیکر صاحب! جیسے کہ بعض ممبر ان صاحبان کہہ رہے ہیں کہ آج اور کل اسمبلی جو ہے، تو ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Irrelevant ہے۔ یہ Irrelevant ہے۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: نہیں، نہیں سر، میں ریگی للہ کے بارے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا ان کو بولنے دیں۔

جناب کاشف اعظم: زما خبرہ ریگی للہ نہ زیاتہ اہم دہ۔ ظفر اعظم صاحب د ہم دغہ ور کری۔ دا زما خبرہ زیاتہ اہم دہ د مسلمانا نو خبرہ د۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہفوی خوب خبرہ او کرہ کنه

جناب کاشف اعظم: د زیاتی خبرہ د۔ دا خود وئی اخبار کبنی ہم ور کری دی چی دا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہفوی خبرہ او کرہ۔

جناب نادر شاہ: مونہ د جنوبی وزیرستان پہ دغہ کبنی خبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہفوی خبرہ او کرہ کنه، تاسوئے خبرہ اونہ کرہ۔

جناب کاشف اعظم: مونہ وانہ وریدہ جی۔

جناب سپیکر: ملک۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: سر! پہلے وہ وضاحت کر لیں پھر میں اٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں مطلب یہ ہے کہ اب Question hour ہے نا۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: سر! ریگی للہ کے بارے میں کیونکہ یہ بہت اہم سیکم ہے۔ میں دو منٹ میں اس کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔ یہاں پر جو 50 سے زائد سو سائیلوں نے پیسے جمع کروائے ہوئے ہیں، ان میں وکلاء بھی ہیں، صحافی برادران بھی ہیں، ڈاکٹرز بھی ہیں سر۔ اس میں بعض وجوہات کی وجہ سے یہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please; order please, order, order.

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: یہ منصوبہ کافی۔۔۔۔۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): منصوبے کو کیا ہوا ہے؟

وزیر قانون: منصوبے کا کیا ہوا ہے؟

محترمہ نگہت یا سمین اور کرزنی: کافی وجوہات اس میں Involve ہیں جس کی وجہ سے یہ منصوبہ کافی لیٹ ہو چکا ہے۔

وزیر بلدیات و دیکھی ترقی: منصوبے میں کوئی وجوہات نہیں ہیں، کوئی منصوبہ لیٹ نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ----

محترمہ نگہت یا سمین اور کرزنی: جناب سپیکر صاحب! اس میں، میں یہ Addition کرنا چاہتی ہوں، متعلقہ محکمے کو آپ کی وساطت سے بتانا چاہتی ہوں کہ اگر اس میں کوئی زمین نجگانی ہے تو اس پر تین تین مرلے کا پلاٹ غریبوں کے لئے قسطوں پر دے دیا جائے۔ اور اس میں اگر ----

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر

جناب سپیکر: تجویز معقول ہے، حکومت اس پر غور کرے گی۔ امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یو ڈیرہ اہمہ خبرہ دے نن "مشرق" اخبار کبندی را غلبی دہ۔ دیکبندی نے لیکلی دی چجی "پشاور، مردان، ہری پور اور چار سدھ کے 8 ڈی ایس پیز تبدیل" جناب سپیکر صاحب، دے نہ وراندے ----

جناب سپیکر: زہ امانت شاہ صاحب، ----

جناب امانت شاہ: پواننت آف آرہ رخی۔ ماتھے ----

جناب سپیکر: تہ زما ----

جناب امانت شاہ: ماتھے یقین دھانی را کہے شوی وہ۔ د دی نہ وراندے پہ مردان کبندی یو واقعہ مخی تہ را غلبی وہ، دھغی واقعے سرہ جی ----

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب تہ چیئر آورے؟

جناب امانت شاہ: جی، جی۔

جناب سپیکر: دا سپی چل دے کنه چې یو خو قاعدہ قواعد کبندی داشتے چې یعنی مطلب دا دے چې تہ پری تحریک التوا راوہ، تہ پری کال اتنشن نو پس راوہ ----

جناب امانت شاه: سپیکر صاحب تاسولې، ما واورئ په مردان کښې خه موده مخکنې
 یو واقعه مخې ته راغلې وه، په هغې کښې خه ډی ایس پی گان، یو ډی ایس پی-
 یو اے ایس پی معطل شوې وو. وزیر اعلیٰ صاحب د هغې باقاعدہ احکامات
 جاری کړل. نن په اخبار کښې دا راغلل چې هغه ډی ایس پی پشاور ته راغلې،
 بل اے ایس پی چارسدي ته لاړ. آخر په هغې باندې زمونږ د ایوان د ملګرو
 باقاعدہ احتجاج کړے وو، واک آؤت په هغې باندې شوې وو. دوئ ته هم یقین
 دهانۍ ورکړے شوه بیا مونږ ته هم یقین دهانۍ را کړه شوه. بیا په اخباراتو کښې
 راغلل، په هغې باندې باقاعدہ احکامات جاری شو خو تراوسه پوري په هغې
 باندې عمل درآمد نه دی شوې. زمونږ مخکنې هم دغه مطالبه وه چې تر کوم
 وخته پوري دا کسان معطل شوې نه وی نو زمونږ دا اسمبلی نه او د سرکاری
 تمامو تقریباتونه بائیکاټ دی. نن یو وارے بیا هم زه په دې فلور باندې دا خبره
 کوم چې تر هغه وخته پوري چې تر کوم وخته پوري دا ډی ایس پی گان معطل
 شوې نه وی، زمونږ دا احتجاج به ان شاء اللہ العزیز جاری وی. زمونږ تمام
 سرکاری تقریباتونه او دا اسمبلی نه مستقل تر هغه پوري بائیکاټ وی.

(اس مرحله په جناب امانت شاه، جناب تاج الامین او رجنا ب اسرارا لخت نے ایوان سے واک آوٹ کیا)

جناب سپیکر: جناب مختار علی خان صاحب-----

(تالیاں)

جناب نادر شاه: جناب سپیکر صاحب! مونږه دوئ سره چونکه خبره دا کړے-----

جناب مختار علی: دا کاشف اعظم صاحب جي چې کوم خبره او کړله نو واقعی خبره دا
 ده چې پرون په افغانستان کښې هم دغسې آپریشن کیدو نو د هغې د پاره خو
 دلته ډير زیارات تحریکونه واویلا وه، نن که زمونږه په دې پختونخواه کښې او په
 خصوصیت سره د وزیر اعلیٰ صاحب په ضلع کښې او بیا په ډی آئی خان کښې د
 مفتی محمود صاحب په ضلع کښې دا آپریشن کیږی نو نن زمونږه دا رونړه ډير
 خاموش ناست دی او بیا د ملک صاحب Statement دا راغلې دی چې مونږه ئے
 په اعتماد کښې نه یو اغستې-----

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: سوال نمبر 286 جناب عبدالاکبر خان صاحب -

* 286 جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کی یونین کو نسلوں رسم، بازار، مجھی، چارگلی، پلوڈھیری، جمال گڑھی، اور ساولڈھر میں زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹیوں سے زکوٰۃ کی تقسیم ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ کمیٹیوں کی تعداد اور ہر کمیٹی سے گزشتہ تین سالوں میں جتنی زکوٰۃ تقسیم ہوئی ہے کی تفصیل بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ ہر کمیٹی سے مختلف مدوں میں کن کن مستحق افراد کو زکوٰۃ ادا کی گئی ہے کی تفصیل بتائی جائے؟

حافظ حشمت خان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) بھی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ یونین کو نسلوں میں جو زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1 قمرگئی رسم نمبر 5

2 قمرگئی رسم نمبر 2

3 رسم نمبر 3

4 چینہ رسم

5 بازار رسم

6 سرخ ڈھیری رسم

7 مجھی نمبر 1

8 مجھی نمبر 2

9 چارگلی

10 خیر آباد

- 11 جمال گڑھی نمبر 1
 12 جمال گڑھی نمبر 2
 13 پلوڈھیری نمبر 1
 14 پلوڈھیری نمبر 2
 15 ساولڈھیر نمبر 1
 16 ساولڈھیر نمبر 2

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔ مذکورہ کمیٹیوں کی تعداد سولہ ہے جن کے نام اور بیان کئے جا چکے ہیں ان زکوٰۃ کمیٹیوں میں گزشتہ تین سالوں میں جتنی زکوٰۃ تقسیم ہوئی ہے۔ ان کی تفصیل (لابصری میں ملاحظہ فرمائیں)۔

جناب سپیکر: د دی نہ وروستو به ان شاء اللہ-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلینمنٹری۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلینمنٹری، جناب سپیکر، زہ خو حیران یم چې دا ډیپارٹمنٹ دا جواب ورکوی چې د سے باندی دوئی سوچ کوی او که نہ کوی؟ تاسو جناب سپیکر، دیکبندی د سے دوئم جز ته او گورئ، ما سوال کړے د سے چې "مذکورہ ہر کمیٹی سے مختلف مدول میں کن کن مستحق افراد کو زکوٰۃ ادا کی گئی ہے، تفصیل بتائی جائے؟" جناب سپیکر، زہ خو خیر د سے د اپوزیشن ممبر یم کیدی پی شی چې زہ خود رو غوایم، زہ خو په غلطی باندی یم-----

جناب سپیکر: نہ، نہ، د اسپی خبره نشته د ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: خو جناب سپیکر، دیکبندی لیکلی دی کہ "وسائل کی کمی کی وجہ سے ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد میں نقول تیار کرنا ممکن نہیں تاہم ان فہرستوں کی نقول جناب عبدالاکبر خان معزز رکن صوابی اسمبلی اور جناب سپیکر صاحب کو فراہم کر دی گئی ہیں" جناب سپیکر، مالہ خو چا نہ دی را کھری-----

جناب سپیکر: ما سره هم نشته دیه

جناب عبدالاکبر خان: که تاسوته چا در کړۍ وی نوتاسو اووائی.

جناب سپیکر: ما سره خو نشته دیه

وزیر زکواة و عشر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شکريه، سپیکر صاحب۔ مونږ، ډیپارتمنټ له فنانس د طرف نه د فوتيو ستیت د خرڅ د پاره تیره ہزار روپئی مختص دي۔ په هغې کښې آتهه ہزار روپئی مونږه ته ملاو دي، دا لپه تفصیل تاسو واورئ۔ د عبدالاکبر خان صاحب، چې کوم سوال دی، د دې 246 کاپئي دي۔ په دې باندې اکستهه ہزار پانچ سور روپئی راخي۔ د امير رحمان صاحب چې کوم سوال دی، په دې باندې چار ہزار پانچ سور روپئی راخي۔ د فيصل زمان صاحب چې کوم سوال دی، په دې باندې تیره ہزار سات سوبچاس روپئی راخي۔ د امير رحمان صاحب چې کوم سوالات دي، 72 ئے کاپئي دي اتهاهه ہزار سات سو بیس راخي۔ د نعیمه اختر صاحبه چې کوم سوال دی، په دې باندې چهبيس ہزار روپئی راخي۔ د میان نشار ګل صاحب چې کوم سوال دی، دا ټوټل ایک لاکھ، اکیس ہزار نو سوبچیس روپئی په دې باندې د ټول اسمبلی د پاره خرچ راخي۔ زه یو تجویز پیش کوم۔ څنګه چې عبدالاکبر خان صاحب اووئیل زمونږه قومی امانت دی، که د لته مونږه یو ملټی میدیا باندې، ډسکټ په ذریعه، دا خو یواځې یو ډیپارتمنټ نه دی، د یو Arrangement که اوکړو، قومی اسمبلی کښې وائی دا روایت بس مونږ به ورته خپل روایت شروع کړو۔ په دې طریقہ باندې به دا اوس د ایک لاکھ اکیس ہزار روپئی چې دغه غریب له ورکړۍ نو دا بهتر ده۔ پاتې شوه ستاسو د پاره سوالات د لته کښې ډیپارتمنټ موجود دې، په چیمبر کښې به تاسوته ملاو شی۔ خو ظاهره ده د دې ټول اسمبلی ته دا سوال، تاسو اوکورئ تاسوته انصاف بنکاری چې د قوم دا مانت، یو غلط روایت راروان دی، وائی نه دا روایات دی، نو آیا یو غلط روایات راروان دی، مونږ د ئے برقرار او ساتو؟ زه خو وايم په دې باندې Debate اوکړئ، Discussion پېږي اوکړئ۔ که واقعی خه Justification د دې تجویز کیدې شی او مناسب تجویز وی نو دی سره اتفاق

اوکرئ چې که هر چا گورنمنت وی نو په دې طریقه باندې به مونږه په لکھونو روپئ د قوم د خزانے بچ کرو زما تجویز د سه تاسو ورسه اختلاف هم کولې شئ۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب دیکبندی د روولز خلاف ورزی شوې ده۔

جناب سپیکر: جي۔

جناب پیر محمد خان: دا د روولز خلاف ورزی ده۔ مونږ ته ئے په هاؤس کبندی چې پیښ کړے ده۔ پکار خو دا ده چې ټولو ته ئے کاپې ورکړے وسے۔ دا دوئ چې کوم اعداد و شمار پیش کړو دا خوزما خیال ده لې دغه ده زمونږ دغه بجت ده ګه پوره دغه نه ئے هم زیات واړو۔ مونږ ته چې کوم رپورټ راغلې ده، په دې کبندی دوئ وائی چې سپیکر صاحب ته کاپې ملاو شوې ده آو Mover ته ملاو شوې وه عبدالاکبر خان ته، او اوس Mover خو وائی ماته نه وه ملاو شوې۔ سپیکر صاحب ماته نه ده ملاو شوې۔ دا د دې نه غټ جرم بل خه کیدې شی چې غلط بیانی ده هاؤس نه راغله چې سپیکر ته کاپې ملاو شوې ده او عبدالاکبر خان ته کاپې ملاو شوې ده، هغوي ته نه ده ملاو شوې۔ دا استحقاق ده د دې محکمې خلاف، او دا د دې ټول هاؤس استحقاق مجروح شوې ده دا خو کمیته ته اولیوئ چې استحقاق مجروح نه شی۔

وزیر زکواۃ و عشر: چیمبر کبندی موجود دی۔

Mr. Speaker: I draw the kind attention of the House to rule No. 38. I think so, “written answers to questions not replied orally. If any question placed on the list of question’s for answers on any day is not called for answers within the time available for answering of questions on that day, the answer shall be laid on the table by the Minister concerned or the member to whom the question is addressed and no oral answer shall be required for such a question nor shall any supplementary question be asked in respect thereof. Provided that g, the Minister concerned is not ready with the answer to that question, the question shall be put for answer on the next day allotted for that Department”.

لعنی یہ۔۔۔۔۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب پیکر صاحب! اس سلسلے میں میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے جی۔ میں اس سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین ہوں تو اس حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے نے جان بوجھ کر ہاؤس کا کوئی احترام نہ رکھتے ہوئے ایسا نہیں کیا، انہوں نے یہ مذرت ہمارے لئے وہاں ایک سٹینڈنگ کمیٹی میں پیش کی تھی جی۔ کہ اگر اس قسم کے اخراجات اٹھانے پڑنے میں ایک ایک Question پر اور ان تمام مستحقین کا اگر ہم نام دے دیں تو وہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن جاتا اور ممبر ان اسمبلی کے لئے اٹھانا بھی مشکل ہو جاتا۔ اور ان کے خرچے کا بھی حق بن جاتا ہے تو انہوں نے یہ تجویز دہاں دی تھی کہ اگر مناسب ہو تو ہم تمام ریکارڈ کسی ایک Available جگہ پر رکھ دیں اور جس ممبر کو جس ضلعے میں اگر ضرورت پڑے تو وہ آکر وہاں پر اس کا مطالعہ کر لے تو میرے خیال میں اس میں ایوان اور ممبر ان کی کوئی توہین کی بھی بات نہیں ہے۔ اور یہ ایک اچھی طرف، مطلب یہ بحث کی طرف جانے کے لئے ایک قدم ہے۔

جناب پیر محمد خان: پیکر صاحب! اس میں بحث کی بات نہیں ہے۔ اس میں سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔

وزیر زکواۃ و عشر: کوم معزز ممبر، عبدالاکبر صاحب خوک ہم چی گواری۔

جناب پیکر: آرڈر پلیز، منسٹر صاحب ولارد سے نو۔

جناب پیر محمد خان: تھیک دہ۔

وزیر زکواۃ و عشر: کوم معزز ممبر چی گواری پہ وقفہ کتبی نہ ہم دیپارتمنت ہفہ شے کرے دے، پہ چیمبر کتبی پروت دے، ریکارڈ موجود دی زمونز دا یو ریکویست دے۔ یو بنہ روایات به دغہ شی جی، مونبر تھ پری خہ دغہ نشته، ما خو وئیل چی دے سرہ تاسو اختلاف بے شکہ کولپی شئی خو لب بنہ پہ سرہ سینہ ئے تاسو واورئ۔ نن یو جدید دور دے، دلتہ کتبی ولپی خہ گران کار دے، خہ دا نا ممکنہ دہ خو کہ بیا ہم وائی چی دغہ سرہ اختلاف دے نو چی کوم معزز رکن سوال کرے دی نو ہفہ Concerned کس تھ بے Provide کرو۔ پہ دی طریقہ باندی زہ درتھ ثابتوم کنه جی 75 پیسپی، 50 پیسپی جی فوتوستیت مونبر اچولپی دے نو د دی نہ ایک لاکھ اکیس ہزار نو سو پچاس روپی صرف زما د دیپارتمنت د یو سے

ورئے Question نو دا تاسو تقسیم کبئی په 24 ډیا رتمنت باندې نو دے د دالپه یخ مائندې د اپوزیشن په مائندې هم واورئ نولپه بنه طریقه ئے واورئ۔ په دې ذریعه باندې به ډیر کافی مونږ بچت اوکرو۔ آودا تجویز به مونږ قومی اسمبلی ته هم اولیبرو۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! تاسو پخپله دا سوال گورئ دا جواب وینئی۔ یہ "عبدالاکبر خان معزز رکن صوبائی اسمبلی اور جناب سپیکر صاحب کوفرا، هم کردي گئی ہیں" دا ئے فراہم کړی تاسو ته دی او که نه دی چې تاسو ته ئے نه دی فراہم کړی، دا د دې ایوان استحقاق مجرو وحه شوې دے۔ دا بیلہ خبره ده چې خرج زیات راخی یا کم، دا خو چې مونږہ د لته Questions ورکو، وزیر وئی تاسو راشئی زما دفتر ته، هلتہ به تاسو ته هغه فلاں شے زه او بنايم، دا خو هدو خه جواب نه دے۔ دا غلط جواب نه ولې دا وزیران را کوی؟

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما د منستیر صاحب Detail سره خه تعلق نشته، زما د خپل سوال سره تعلق دے، ماته جواب کښې دا ویٹلې شوې دی چې یو کاپی تاسو ته او یو کاپی ماته، په 246 په خائے باندې په هغې دغه نه دے کرسے چې تا 246 ولې نه دی را پری، زه د دوہ کاپو خبره کوم چې یو تاسو ئے یاد کړی جی او یو زه ئے یاد کرسے یم چې دا تاسو ته مونږہ درکړې ده۔ اوس جناب سپیکر، زما سوال اوس دے او زه به منستیر صاحب سره Tea break کښې یا د اجلاس نه پس به خمه او زه به جواب گورم؟ زه وايم ماته چې کوم جواب را کرسے شوئے دے، دا غلط دے او که نه؟

وزیر زکواۃ و عشر: د اسمبلی سیکر تریت ته مونږ رسولې دی، موجود دی د لته کښې، زه بیا وضاحت کوم چې هغه دوہ کسان چې خوک سوال کوي، ده ګوپی د پاره دی Available دی د ټول اسمبلی د ممرا نو د پاره نه دی که۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ستاسو سیکر تریت ناست دے، تاسو په دې چیز باندې پخپله ناست یئ، دا تاسو ګواهان یئ زه خو خه کیدې شی دروغ وايم چې ماله ئے را کرسے دے، خودا تاسو درې کسان خود لته کېښی ناست یئ، سیکر تری صاحب

هم ناست دے او تاسو هم ناست یئ نو چې تاسو ته نه حواله کرسے شوې نو ماته
خنگه دغه کرو؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): زه جی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه
گزارش دا کوم چې د دوئ دا موقف هم ډير زیات بالکل صحیح دے چې دوئ ته
نه دے ملاو شوے او د دوئ دا هم په خپل خائے باندې تھیک دے۔ د دوئ دا په
خپل خائے په دې خبره۔ (قطع کلامیاں) نه جی زه عرض کوم۔ ما complete جی۔

جناب مختار علی: دوئ د او وائی چې غلطی شوې د۔

وزیر صحت: نه که اسمبلی سیکرتریت ته د دوئ دعوی دا ده او بالکل دوئ به دا
ډير په دیان کرسے وي، تاسو ټول او مونږئے پیژنو۔ که دوئ وائی چې اسمبلی
سیکرتریت ته زما د ډیپارتمنټ د طرف نه راغلے وي او ډیپارتمنټ دغه دوه
کاپئ رالیپولے دی نو دلته که Misplace شوے وي او دوئ ته نه وي ملاو شوے
نو بھر هال دا یود۔

جناب سپیکر: بھر هال د اسمبلی سیکرتریت نه ماته انفار میشن را غلو چې مونږ ته نه
دے ملاو شوے۔ اسمبلی سیکرتریت خکه هم Blame کوی چې بیا ټول دغه په
ھفې باندې دغه وي۔ آورئ۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر! اسی سے جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: او س خو خبره خلاصه شوله۔ سیکرتریت نه تاسو نه
Raglu چې نه دی ملاو شوے، ماته نه دے ملاو شوے۔ په جواب
کښې ئے لیکلی دی چې ملاو شوے دے نو صفا دروغ نه دی جناب سپیکر؟ نور
به د دې نه دروغ خوک او وائی؟

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب پیر محمد خان: د منسٹرانو خود اسپی که غلط جوابی وي، دا۔

وزیر زکواۃ و عشر: د دې به مونږه جی سپیکر صاحب، تحقیق او کرو۔ کوم ډیپارتمنټ
چې کوم ریکوویست رالیپولے دے۔ ھفوی دا خبره کړی ده مونږ به د دې بالکل

تحقیق او کرو۔ هغوي دا وئيلی دی چې دغه دوه ممبران معزز رکن عبدالاکبر خان صاحب چې چا سوال کړے دے، دهغوي د پاره مونږ سره اوس په دې تائماں کښې هم Available دی، که دهغوي نه وي رارسلې، دهغوي غلطی ده۔ اوس هم دلته کښې ډیپارتنمنټ موجود دي، زه هغوي ته آردر کوم چې دلته تاسو ته راوري په دې وخت کښې په دې ميزباندي د کيږدي۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! میں اس سلسلے میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر صاحب! په دې کښې یو عرض زما هم دے۔

جناب عبدالاکبر خان: اوں اکورئ جی۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا Written جواب صحیح خبره را کوی چې دا Written

جناب سپیکر: پلیز آرڈر، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: "تاہم ان فہرستوں کی نقول جناب عبدالاکبر خان معزز رکن صوبائی اسمبلی اور جناب سپیکر صاحب کو فراہم کر دی گئی ہیں" کردی جائیں گی، نہ دے جی۔ "کردی گئی ہیں"۔

جناب حبیب الرحمن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

محترم نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! میں اس میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

محترم نگہت یا سمین اور کرنی: بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب بہت زیادہ شریف آدمی ہیں۔ چونکہ میں اس کمیٹی کی ممبر بھی ہوں اور مولانا عصمت اللہ صاحب ہمارے چیئر مین بھی ہیں۔ ہماری میٹنگ ہوئی ہے سر۔ ڈیپارٹمنٹ جان بو جھ کریہ بات کر رہا ہے کیونکہ ہم لوگوں نے بھی یہ Point raise کیا تھا کہ ہمیں یہ نقول دی جائیں اور وہ بار بار استعمال کر رہے ہیں اور منسٹر صاحب کو کہیں اور لے جا رہے ہیں۔ یہ سارا قصور ڈیپارٹمنٹ والوں کا ہے۔ وہ کسی خاص وجہ سے اس کو فراہم نہیں کر رہے ہیں جی۔

جناب حبیب الرحمن: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمن خان۔

جناب حبیب الرحمن: مهربانی جناب سپیکر۔ زه جی دا عرض کوم زمونږدا ورونړه دا عبدالاکبر خان صاحب او دا منسټر صاحب، دادا نا مسئله د ترسے نه جوړوی۔ زما خو دا خیال دے چې یو ګهنه دوہ کښې دے دو ډیپارتمنټ هغه ته۔

جناب پیر محمد خان: نه نه، سپیکر صاحب، دا د ټول هاؤس دغه دے، دا یواخې د عبدالاکبر خان خبره نه ده۔

جناب حبیب الرحمن: دا وزیر صاحب، دے وزیر چې دا بله کومه خبره کړي ده، دا مونږ ته دغه کړئی، آئندہ د پاره، زمونږدہ دا بل دغه چې رائی دا د کمپیوټرائز سستهم مطلب دا چې آئندہ د پاره دا خو یوه مسئله ده، دا سیشن کښې به ختم شی نو دغه خبرې ته هم توجه ورکړئ او دوئ د مهربانی اوکړۍ یو ګهنه نیم کښې د دا تاسو ته فراهم کړۍ او په هغې باندې د دغه اوکړۍ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا د ګهنه نیمې خبره نه ده۔ دا د دې هاؤس د استحقاق خبره ده چې غلط بیانی شوې ده۔

وزیر زکواة و عشر: که دا ډیپارتمنټ نه دی رارسولي، زه ډیپارتمنټ ته آرد ر کوم چې زر تر زره اوس به ستا په میز باندې پراته وی۔

جناب عبدالاکبر خان: نو زه به ئې گورم خه وخت کښې؟

وزیر زکواة و عشر: گورئی جی، اوس به ستا په تیبل باندې پراته وی۔

جناب عبدالاکبر خان: زما په تیبل باندې ئې کېردي خو زه به ئې گورم خه وخت؟

وزیر زکواة و عشر: ډیپارتمنټ یو ریکویست رالیز لے دے که تا ته نه وی ملاو شوې، دا د ډیپارتمنټ غلطی ده، دا مونږ منو چې تا ته نه دی ملاو شوې، تا ته به اوس مونږ په تیبل کېرد و-

جناب سپیکر: بهر حال منسټر صاحب په سختو الفاظو باندې دغه اوکړو عبدالاکبر خان، آئندہ د پاره به دا سې نه کېږي۔ آئندہ د پاره به دا سې نه کېږي۔

جناب پیر محمد خان: یهیک شوہ عبدالاکبر خان صاحب ته به موںز درخواست او کرو۔

جناب سپیکر: زما دا خواست دے چې تاسو خبره کوئی، تھیک ده۔ خو زه یو خبره د دې بلے خبره کوم جی۔ 1921 کبنې منیگمری چیمس فورڈ اصلاحات او شود دے Question باندې۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نو دا هغه وخت نه دا Written راروان دے، هغه وخت کبنې بال پوائنٹس هم نه وو، هغه وخت کبنې فوتو ستیت نه وو، هغه وخت کبنې پرنترے هم نه وې، په لاسو باندې هغوي Questions او د هغې Answers به لیکل۔ اوس په تول پا کستان کبنې، توله دنیا کبنې د Answer دا طریقہ نشته او منسٹر صاحب اوس د ډیپارٹمنٹ خبره کوي۔

جناب سپیکر: بہر حال د دې خبرې سره زه اتفاق نه کوم چې یعنی مطلب دا دے کوم انفارمیشن دے August House ته دا د د دې د پاره چې یعنی مطلب دا دے دا هر خه Scrutinize کری او حقائق معلوم کری نو چې دغه نه وی، انفارمیشن نه وی او سبا د هغې نه یعنی مطلب دا دے چې روگردانی هم کیدې شی، دغه هم کیدې شی چې کوم د رولز قواعد کبنې دننه وی په هغې رولز او قواعد باندې عمل پکار دے۔ Strictly

جناب عبدالاکبر خان: دا جی ستاسو وینا باندې واپس دغه کوم خوزما ریکویست به وی ما ته چې دوئ نقل را کوی نو زما دا کوئیسچن بل سیشن ته Pending کرئی خکه چې زه به په دې سپلیتیری کوم۔ ما خه خاص پوانٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس صحیح ده۔ Keep pending

جناب عبدالاکبر خان: یهیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 390 م جناب کاشف اعظم صاحب۔

* 390 جناب کاشف اعظم: کیا وزیر زکواۃ و عشر از را کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت بر سر اقتدار آنے کے بعد تا حال ضلع پشاور میں کرپشن کی بنیاد پر زکواۃ کمیٹیاں توڑی گئی ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) کل کتنی کمیٹیاں توڑی گئی ہیں؟

(2) آیا کرپشن کی بناد پر ختم کی گئی کمیٹیوں کے ممبران کے خلاف کارروائی کے لئے کیس پولیس یا انٹی کرپشن کے پاس بھجوائے گئے ہیں؟ وضاحت کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) بھی ہاں۔

(ب) (1) مندرجہ ذیل چار مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو ضلع پشاور میں کرپشن کی بناد پر 31 مارچ 2003 تک توڑا گیا۔

(i) مقامی زکواۃ کمیٹی ماجھیان لاہوری۔

(ii) مقامی زکواۃ کمیٹی پانام ڈھیری۔

(iii) مقامی زکواۃ کمیٹی میر پورہ نمبر 1۔

(iv) مقامی زکواۃ کمیٹی شیخ محمد نمبر 2۔

(2) درجہ بالا کمیٹیوں کے چیئرمین ان اور ممبران کو فی الفور بر طرف کیا گیا اور ساتھ ہی خرد برد کی گئی رقم کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے گئے۔ تاہم ثبت جوابات موصول نہ ہونے پر سیریل نمبر 1 تا 3 پر درج مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے چیئرمین سے رقم کی وصولی کے لئے کیس پولیس کو بھجوائے جا چکے ہیں جبکہ مقامی زکواۃ کمیٹی شیخ محمد نمبر 2 پر کارروائی شروع ہے اور خرد برد کی گئی رقم کی وصولی میں ناکامی کی صورت میں یہ معاملہ بھی پولیس کو بھیجا جائے گا۔

جناب کاشف عظیم: دا تاسو وائی مطمئن یمه جی۔ جی ہم تاسوئی چو ستاسو په خبرہ مطمئن کیبیو مونبہ جی بلکہ ستاسو په اشارہ ہم مطمئن کیبیو جی۔ بل خوک خو داسپی نشته چو زرہ مو پری مطمئن شی۔ جناب سپیکر صاحب! ز مونبہ وزیر صاحب اکثر د دی خبری اعتراف د دی اسمبلی په فلور باندی بار بار ہم کوئے دے چو د دوئی په محکمہ کبندی کرپشن ڈیر زیات دے۔ دا مونبہ ہم منو چو د دوئی په محکمہ کبندی بنہ ڈیر کرپشن دے خو بیا چو کله عمل تھ خبرہ راشی او کارروائی تھ خبرہ راشی نو دوئی په پیپنور کبندی 501 کمیتی دی او صرف د خلورو خلاف چو کوم دے، خلور دوئی ماتی کھوئی دی او هغہ وائی چو مونبہ

پولیس ته کیس لیپلی دے۔ نو زه دوئ نه دا تیوس کوم چې آیا په دې 501 کمیتو کبندی صرف دا خلور کمیتئی وسے چې کومې کرپشن کبندی Involve وسے؟ دا خو د دې مطلب دا شو چې د دوئ محکمه کبندی هدو کرپشن نشته۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔

وزیر زکواۃ و عشر: دا کاشف اعظم صاحب د اطلاع د پاره او د ہول ایوان د اطلاع د پاره زه به لو غوندے یو دوہ منته ستابو نه واخلم۔ د ڈیپارٹمنٹ اتو میاشتو کبندی پروسپر کال په کروپونو روپئی (سارے سترہ کروپر) مرکز ته واپس تلی وسے او په دې اتو میاشتو کبندی د Utilization ratio مونبرہ 99% ته راوسته۔ د دہ سوال چې کله مونبرہ ملاڻ شوئے دے نو دا 30 مارچ پوري ملاڻ شوئے دے صاحب، مونبرہ 124 کمیتئی ماتے کړی دې۔ دے وخت کبندی دو لاکھ او بیس ہزار روپئی مونبرہ ریکوری کړې ده په پشاور ضلع کبندی۔ که ستاسو دا تعاون مونبر سره جاري نوزما هم هغه رنگ عزم دے چې کومو خلقد دې غریبانانو امانتونه خپلو خیتو کبندی اچولي دی، که تاسو راسره تعاون او کړئ نو د خیتو نه به ئے راوباسمه ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: نیکست سوال نمبر۔

جناب شاهزاد خان: جناب سپیکر صاحب! دیکبندی زما یو ضمنی سوال دے۔

میاں ثارگل: ضمنی کوئی سچن دے زما جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 407 جناب کاشف اعظم صاحب۔

* 407 جناب کاشف اعظم: کیا وزیر زکواۃ و عشر از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں زکواۃ کمیٹیاں قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مزکورہ زکواۃ کمیٹیوں کی معیاد کب ختم ہوگی؛

(2) موجودہ مالی سال کے دوران مارچ تک کتنی زکواۃ تقسیم کی گئی ہے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (1) 23 نومبر 2000 کو حکومت پاکستان نے بذریعہ زکواۃ و عشرت میمی آرڈیننس مجریہ 2000 تمام ضلع و مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو ختم کر دیا اور ہدایت کی کہ تین ماہ کے اندر اندر جملہ کمیٹیوں کو از سر نو تشكیل کی جائے۔ لہذا صوبہ سرحد میں اس وقت 20 اضلاع (پشاور، نو شہر، چار سدھ، صوابی، مردان، کوہاٹ، کرک، بنویں، لکھنوار، ڈی آئی خان، ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بلگرام، کوہستان، سوات، بوئیر، ملکانڈ، دیر اور چترال) میں ضلع زکواۃ کمیٹیاں 17 جنوری 2001 کو تشكیل دی گئیں جن کی تین سالہ معیاد 16 جنوری 2004 کو ختم ہو گی۔ جبکہ چار نئے اضلاع ہنگو، اپر دیر، شانگلہ، اور ٹانک میں ضلع زکواۃ کمیٹیاں 13 نومبر 2001 کو تشكیل دی گئیں۔ جو کہ اپنی تین سالہ معیاد 12 نومبر 2004 کو مکمل کریں گی۔ اسی طرح صوبے میں تشكیل شدہ 3880 مقامی زکواۃ کمیٹیاں بھی متذکرہ مالا آرڈیننس کے تحت ختم کی گئیں تھیں۔

(2) موجودہ مالی سال 2002-03 کے دوران مارچ تک صوبہ سرحد میں مبلغ 53 کروڑ 87 لاکھ 80 ہزار روپیے زکوٰۃ تقسیم کی جا چکی ہے۔ جس کی مددوار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	رقم روپوں میں
1	گزارہ الاؤنس	15, 86, 50,000
2	تعلیمی و ظائف	1, 49, 17,000
3	دینی مدارس	3, 53,000
4	حصت	94, 19,000
5	سامجی بہبود و آباد کاری	47, 73,000
6	جهیز فنڈ	64, 66,000
	میزان	19,45,73,000
	خصوصی مستقل آباد کاری سکیم	34,42,02,000
	میزان کل	53,87,80,000

جناب کاشف اعظم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! خنکه زمونبه خور
خبره او کړه چې اکثر دا محکمې Delaying tactics استعمال کړي او دا جواب
دومره Late راشی چې هدو بیا هغه موثر نه وي۔ مونږه تفصیلات د مارچ غوبنتے

وو او راغلو په اكتوبر کبني، نو اوس زه نه پوهيدم چې زه د يکبني خه ضمني سوال او کرم چې معلومات مونبد مارچ غوبنتے وو او راغې نهه مياشتې پس او حالانکه دا سوال په فروری کبني جمع کول نو ما یو مياشت ورپسے تاريخ ايدوانس کبني ساتو چې مياشت نيم کبني به جواب راشی۔ بهر حال زه به دا او وايمه جي چې زه مطمئن ئيم نو۔ زه به دا اووايم، د يکبني به زه خه اووايم نو؟

جناب سپيکر: مطمئن دے۔ بس حافظ صاحب۔ نيكست سوال نمبر 449 امير رحمان صاحب،۔

* 449 جناب امير رحمان: کيا وزير زکوۃ و عشر از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آيادي درست ہے کہ تحصیل صوابی میں مستحق افراد کو جہیز فنڈ سے رقم ادا کی گئی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن افراد کو سال 1990 تا 2002 تک کے دوران جہیز فنڈ سے رقم ادا کی گئی ہے ان کے نام بمعہ ولدیت، سکونت اور ادا کی گئی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزير زکوۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ کو مطلوبہ فہرستیں فراہم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد میں نقول تیار کرنا محکمہ کی دسدرس سے باہر ہے کیوں کہ صوبائی حکومت نے "دیگر" کی مد میں سال 2003-2004 کے لئے مبلغ 17000 روپے مختص کئے ہیں جن سے محکمہ کو 50% یعنی 8500 روپے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس مد میں سے فوٹو سٹیٹ کے علاوہ دیگر متفرق خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے۔ زیر غور سوال میں مطلوبہ فہرستیں 16 صفحات پر مشتمل ہیں جن کی نقول 4500 صفحات پر مشتمل ہو گی اس طرح صرف اس ایک سوال کے جواب پر تقریباً 4500 روپے خرچ ہوں گے جس کے لئے محکمہ کے پاس وسائل نہیں۔ تاہم یہ فہرستیں معزر کن اسمبلی کو ان کے چیمبر میں پیش کی جائیں گی۔ انہیں جس مخصوص علاقے کی فہرستوں کی ضرورت ہو گی انہیں ان کی نقل فراہم کی جائے گی۔

جناب سپيکر: مطمئن دے زما په خیال۔

جناب امير رحمان: (قہقهہ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپيکر صاحب! زه

هم د دې سوال نه جي مطمئن نه ئيم۔ (قہقهہ) د يکبني جي دوئ ليکلی دی

چې جي د يكينې اتهاره صحفات دی او خه چار هزار پانچ سو روبيئ خرچې پرې
دوئ Show کړے د سے -----

جناب سپکر: د غه باندې خو خبره او شوه کنه۔

جناب امير رحمان: نه جي خبره او شوه خود دې نه جو پېږي تقریباً په يو Page باندې
خه دوھ نیم سوھ روپئی خرچ را خی نو آیا مونږ دا تپوس کوؤ چې یره دا خنگ
مشین د سے يا کوم قسم کاغذ د سے چې په دې باندې دوھ نیم سوھ روپئی په يو Page
باندې خرچ را خی۔ چې خه د سرو زرو او سپینو خه لکھائی پرې شوې ده که خه
قسم دغه شوې ده؟ بل خوا دوئ دا ریکارډ چې کوم مونږ غوبنتې د سے، هغه
شانتې ریکارډ مونږ ته نه د سے ملاو شوې نو چې تولې اسمبلي ته نه ملاو پېږي نو
بیا پکار دا د سے چې کوم ممبر سوال کړے د سے چې هغه ته خود هغې جواب ملاو
شی کنه۔ خو ماته د اسې بنکاری چې یره د يكينې د اسې خه غلا غولتی ده یا خه
غبن شوے د سے۔

وزير زکواۃ و عشر: د عبدالاکبر خان صاحب په ميز باندې سوال را اور سيدو او تاله هم
رارواں د سے۔

جناب امير رحمان: دوئ هم يوه بهانه دغه شان د دې د پاره چې نه د سے لټوي۔

جناب سپکر: را اور سيدو درته۔

وزير زکواۃ و عشر: دغه ته را اور سيدو تا ته به هم را اور سى ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپکر: سوال نمبر-----

جناب مختار علی: د يكينې جي دا ضمنی سوال دا د سے چې دا اٹھاره صحفات پر مشتمل جن کي
نقول پر چار هزار پانچ سورپه خرچ ہوں گے۔ جن کي نقول پر، دا په 18 صفحاتو باندې چار
هزار پانچ سو روپئ خنگه خرچ کيږي؟

جناب سپکر: جي، حافظ حشمت صاحب۔

وزير مذہبی امور: جناب! دا صرف ستاسو د سوال، د ټولو اسمبلي معزز اراکين
تعداد چې خومره د سے، په هغې باندې دا Divide کړه نو چار هزار پانچ سو د

بچهتر پیسپی چې فی فوټو سټپت په حساب باندې راخى- تا سو جي لبو Common sense نه کار و اخلئ کنه جي.

جناب محمد ارشد خان: زه جي په دې باندې يو-----

جناب پیکر: ارشد خان صاحب.

جناب محمد ارشد خان: دا جي وزیر صاحب خپله خبره د سر نه راغستې وه. بیا خدائے خبر چې په مینځ کښې کوم خائے کښې وائی چې دے ټلو سوالونه عبدالاکبر خان او دا، د ټولو جمع ئے او لګوله وائی چې یولکه شل زره روپی تقریباً داسې پرې راخى او که داده اسمبلی-----

جناب پیکر: دا به ورته هم پکښې عبدالاکبر خان په Calculator باندې حساب کړئ دی. دوئی به ورته بنوډ لے وي.

جناب محمد ارشد خان: هغه شان دے سوال سرهم دے. نو دا د هر چا سوال باندې دا چې خبره ئے کړي ده چې دا پیسپی، چې دا د پیسپود وجوهه مونږه ستاسو جوابونه نه ورکوؤ، او س تاسود ده ته که او ګورئ چې دا پیسپی، دا خلقو چې سوال کړئ ده دا ئے دے د پاره کړئ دے چې په لکھونو، کروپونور روپی چې دی نو خلقو، ګهپلا پکښې شوې ده او خلقوهم داسې وهلي دی.

جناب پیکر: 53 کروپونور روپی، 87 هزار روپی تقسيم شوې دی نو مطلب دا دے چې-----

جناب محمد ارشد خان: دا دوئی مونږ له، دوئی وائی چې دا سوالونه هم د دې د پاره دی. دوئی وائی چې دا تاسو مونږ ته راکړل نو تاسو ته به بیا د پاره داسې خلقه دغه نه وي په هغوي پکښې ګهپلے کوي. په دروغو باندې وائی، که تاسو هغه نومونه راکړل نو د اسمبلی دا ټول ممبران به د غلطوا او د سمو خلقو تر مینځه فرق او کړی نو تاسو ته به کروپونه روپی بچب او شی او بله دا خبره ده که دا یولکه، شل زره روپی تاسو کوم وائی که د هغې په وجهه تاسو مونږ ته معلومات نه راکوئ نو مونږ به هغه خپلو کښې چنده او کړو او دا ټول ممبران چې خوک خوک

غواری تاسو ته به زر زر روپئ درکرو او پخپلو پیسو باندې مونږ ته دا خپل
سوالونه راکړئ مونږ ته د دې ضرورت نشته۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: په دې باندې خبره شوې ده۔

جناب پیر محمد خان: نه لږ تاسو فکر او کړئ۔ ستاسو فکر چې دے۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: زه وايم چې دا خوايک، هزار ايک سو سوله روپئ راخيـ نو
دوئ خنګه۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: ايک سو سوله هم نه راخيـ سپیکر صاحب دے ايک سو۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: نه په پچاس پیسې۔۔۔۔

جناب سپیکر: يو کسـ پیر محمد خان صاحبـ

جناب پیر محمد خان: ايک سو چوبیس ممبران دی چې يو يو کاپی د فوټو ستیت يو يو
مبر ته ورکوی نو ايک سو بیس کاپې شوېـ د دوئ دا کاغذ د حبیب الرحمن
خان خبره خه سونا چاندی نه پړې لیکل کوي چې دومره کسان پریوئی؟ که دا خو
چې په اته آنے پرچې شی نو هم تریـ نه ساتھه باستهه روپئ جو پېښۍ، دوئ سارهـ
چار هزار روپئ په کوم حساب کړی دهـ

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب! په دې خبره او شوه چې آئندہ به یعنی مطلب دا
دے هر یو محکمه پورا انفار میشن هاؤس ته ورکویـ

جناب پیر محمد خان: نو هغه خو به ورکوی خو دا دوئ چې او س هم وائی چې نه دا
سارهـ چار هزار روپئ۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: دے په کوم حساب سارهـ چار هزار روپئ خرچې بنائي؟

جناب شاه راز خان: جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Next.

جناب شاه راز خان: جناب سپیکر صاحب! زما جي گزارش دا دے ستاسو خودغه
خائے نه ستاسو رولنګ هم راغې ورباندې خوارشد خان چې کومه خبره او کړه

نو زما په خیال دا مناسب خبره ده او مونږ ته دا خپل وزیر زکواة Appreciate کول پکار دی چې هغه دو مرہ بنیادی خبره او کړه چې دا مکواة دے، د غریبانانو پیسې دی او دا مونږ صرف دې، ماته هیڅ ضرورت نشته جي چې ټولو حلقو، چا چا ته ورکړلے شوې دی ماته خو ضرورت نشته د هغې چې چا ته ضرورت دے هغه سبی ته کاپی ورکوي. اوس چې چا ته ضرورت دے، پکار ده چې هغه پیسې جمع کړی ځکه چې دا خود زکواة پیسې دی۔ دا داسې خونه ده چې ګنۍ بس مونږه د لته کښې فیصله او کړه او مونږه ممبران شوې وو نوبس مونږه به وايو چې بهئی پنځه لکھه که لګي نولس لکھه او شل لکھه لګوه۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 450 جناب فیصل زمان صاحب۔ سوال نمبر 450 جناب فیصل زمان خان (Absent) سوال نمبر 451 جناب فیصل زمان خان (Absent) سوال نمبر 465 جناب امیر رحمان۔

* 465 جناب امیر رحمان: کیا وزیر زکواۃ و عشر از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل صوابی میں سال 1990 تا 2002 تک زکواۃ کمیٹیاں قائم تھیں؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو:

(1) 1990 تا 2002 تک کے عرصہ میں مذکورہ کمیٹیوں کے کون کون سے چیزیں مین رہے ہیں؟

(2) مذکورہ کمیٹیوں کو زکواۃ کی مد میں قطعاً وارکتنی رقم ادا کی گئی؛ نیز مستقل آباد کاری اور گزارہ الاؤنس کی الگ الگ وضاحت کی جائے؟

(3) مذکورہ کمیٹیوں کو فراہم کی جانے والی مستقل آباد کاری کی رقم کن مستحقین کو دی گئی ہے ان کے نام اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے۔ ولدیت اور مکمل پتہ فراہم کیا جائے؟

(4) تحصیل صوابی میں کن کن یو نین کو نسلوں کو زکواۃ کی رقم فراہم کی گئی ہے نیز جن افراد کو زکواۃ کی رقم ادا کی گئی ہے، کی تفصیل، نام و لدبیت اور مکمل پتہ فراہم کیا جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) ضلعی زکواۃ کمیٹی کے موجودہ ریکارڈ پر تحصیل صوابی کی مقامی زکواۃ کمیٹیوں کے ان چیزیں مین صاحبان کے نام اور پتے موجود ہیں جنہوں نے 1995-96 اور اس کے بعد فرانچ انعام دیئے۔

تحصیل صوابی کی مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو 1996-97 تا حال درج ذیل مدواز زکواۃ فنڈ جاری کئے گئے ہیں۔

رقم	مد	سال
15,44,400	گزارہ الاؤنس	1995-96
		1996-97
	کوئی رقم جاری نہیں ہوئی۔	1997-98
28,80,000	گزارہ الاؤنس	1998-99
		1999-2000
		2000-2001
1,24,41,000	گزارہ الاؤنس	2001-2002
<u>1, 58, 40,000</u>	<u>مستقل آبادکاری</u>	2002-2003
3,27,05,400	ٹوٹل	

محکمہ کو مطلوبہ فہرستیں فراہم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد تیار کرنا حکومت کی دسترس سے باہر ہے کیونکہ صوبائی حکومت نے اس کی مد میں 2003-2004 کے لئے مبلغ 17000 روپے مختص کئے ہیں جن میں سے محکمہ کو 50% یعنی 8500 روپے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس سے فوٹو سٹیٹ کے علاوہ دیگر متفرق خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے زیر غور سوال میں مطلوبہ فہرستیں 72 صفحات پر مشتمل ہیں جن کی نقول 18720 صفحات پر مشتمل ہو گی اس طرح صرف اس ایک سوال کے جواب پر تقریباً 14000 روپے خرچ ہونگے جس کے لئے محکمہ کے پاس وسائل نہیں تاہم یہ فہرستیں معزز رکن اس سبکی کوان کے چیزیں میں پیش کی جائیں گی۔ انہیں جس مخصوص علاقے کی فہرستوں کی ضرورت ہو گی انہیں ان کی نقل فراہم کر دی جائے گی۔

تحصیل صوابی میں کسی بھی یو نین کو نسل کو نذر کی فرائی نہیں کی گئی ہے۔ البتہ پورے علاقے میں ادائیگی بذریعہ مقامی زکواۃ کمیٹی ہائے کی گئی ہے۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 465 الف۔ ب۔ ہم ہغہ زرہ خبرہ د۔ بیا چې کوم تفصیل غوبنتے شوې د سے، هغہ مونږ ته د سے ملاو شوې او شاہ راز خان چې کومه خبره او کړه نو دوئ وائی چې په دې باندې خرچ را خی اور دا بچت پکار د سے نو د دې، دا کوم مونږه جوابا نو چې غوبنتے دی او دا مونږ ته

ملاو شی او دا مونبر او گورو چې دیکښې غبن خومره شوې دی، خومره دغه شوې دی. په کرورونو په اربونه روپئ په دفے داد دلقو و هله دی کنه نو هغه تاوان دوئ نه وینی او چې دلته کښې لس شل زره دوئ خرچ دی نو-----

جناب سپیکر: هغه انفار میشن به تاسو ته ملاو شی.

جناب امیر رحمان: نه جی ملاو به شی.

جناب شاه راز خان: زما ګزارش دا دی جی چې چا ته انفار میشن پکار دی، پکار ده چې هغوي پیسې Pay کړي حکه خود زکواة پیسې دی کنه.

جناب سپیکر: شاه راز خان! ړومبے په دې رولز کښې به Changes راولې بیا د دې خبرې چې کوئے نو.

جناب شاه راز خان: رولز خو مونږ منو خوزه وايم چې Cooperation پکار دی کنه لږ خپل حیثیت ته کتل پکار دی.

جناب سپیکر: شاه راز خان! دا په دې هاؤس کښې دا معززا یوان دی، دا د رولزو قواعد لاندې چلېږي مطلب دا د د دغه د لاندې ستاسو خبره پخپله ده.

جناب شاه راز خان: سپیکر صاحب، رولز و قواعد خو مونږه منو جی حکه دلته ناست یو او خبره هم پري کوئ خوزما به خه؟ که یو بهتر تجویز رائی، هغه د بهتر تجویز هغه بهتر تجویز مونږه د اسې بلدووز کړو چې دا په کتاب کښې نه دی لیکلې.

Mr. Speaker: Next, Next.

میاں ثارګل: سپیکر صاحب! زه یو عرض کومه ماله به-----

جناب امیر رحمان: سپیکر صاحب! تاسو زه خپلې خبرې ته یرینښودم جی.

جناب سپیکر: او شوه خبره، خبره شوې ده. امیر رحمان صاحب، خبره شوې ده. سوال نمبر 475 جناب فیصل زمان صاحب.

میاں ثارګل: سپیکر صاحب! زما یو عرض دی، دو ه خله زه پا سیدم زما یو عرض دی یو خبره کومه چې د-----

جناب پیکر: د دی نه ورستو۔

میاں نثار گل: زہ پاسیدلے یم جی ما لہ هم تائیم را کرہ کنه۔

جناب پیکر: ته په خہ باندی پاسیدلے میاں نثار گل صاحب؟

میاں نثار گل: زہ جی په دی ضمنی باندی دوہ چلہ پاسیدم خوتاسو مالہ تائیم را نه کرو۔

جناب پیکر: په کوم باندی؟

میاں نثار گل: په دی باندی چی دا کومہ خبرہ شاہ راز خان او کرلہ۔ په دی کبنی زہ تاسو ته یو یو معذرت سره وايمہ چی دا پیسپی د عوام دی، دوارب روپی دی په زکواۃ کبنی لگی۔ په دی صوبی کبنی دوارب روپے تقسیم کیزی، آیا مونږ دا پیسپی دوارب روپی غلو ته پریزیدو چی هغوي باندی تقسیمیزی۔۔۔۔۔

جناب پیکر: زما په خیال میاں نثار گل صاحب په هغی خو خبرہ او شوہ۔

میاں نثار گل: مونږ به سوال جمع کوؤ نو پکار دی چی په هغی کبنی مونږ ته صحیح تسلی سره ولپی چی مونږ ته۔۔۔۔۔

جناب پیکر: خبرہ پری او شوہ۔ زما په خیال شوی ده چی انفارمیشن به ورکوی صحیح۔

میاں نثار گل: زہ جی دا وايمہ جی چی د تولو محکمو پسیے لگی زکواۃ کبنی به دغسپی پیسپی دوارب روپی په دی۔۔۔۔۔

جناب پیکر: صحیح انفارمیشن به ورکوی کہ صحیح انفارمیشن ئے ورنہ کرو نو دهغوي خلاف به ایکش اگستی شی۔

میاں نثار گل: آو جی تھیک ده جی۔

جناب پیکر: آو۔ سوال نمبر 475 جناب فیصل زمان صاحب - (Absent)

سوال نمبر 488 مختتمہ نعیمه اختر صاحب، - (Absent) سوال نمبر 540 جناب جشید خان صاحب۔

* 540 جناب جمشید خان: کیا وزیر زکواہ، عشر، بہبود آبادی، وویکن ڈیپلیمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر میں بمقام ناداگی Rehabilitation Centre for Drug Addicts قائم تھا؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سنٹر میں کن کن مددات (Trades) میں ٹریننگ دی جاتی تھی؛

(ii) مذکورہ سنٹر میں کتنے لوگ بر سر روز گار تھے؛

(iii) کیا مذکورہ سنٹر کو عارضی طور پر بند کیا گیا ہے؛

(iv) آیا حکومت مذکورہ سنٹر کو دوبارہ چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواہ و عشر): (الف) درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ سنٹر میں مندرجہ ذیل ہنر میں ٹریننگ دی جاتی تھی۔

(الف) آٹوموبائل۔

(ب) ولڈنگ۔

(ج) کارپنٹری۔

(د) سلامی، کڑھائی، ایم رائیڈری وغیرہ۔

(ii) مذکورہ سنٹر میں 15 افراد بر سر روز گار تھے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ نیجر (بی پی ایس-16)

2۔ انسلٹر کٹر (بی پی ایس-11)

3۔ نیڈل کرافٹ انسلٹر کٹر (بی پی ایس-08)

4۔ سٹور کیپر (بی پی ایس-06)

5۔ جونیئر کلرک (بی پی ایس-05)

6۔ ڈرائیور (بی پی ایس-04)

7- نائب قاصد(بی پی ایس-01)

8- چوکیدار(بی پی ایس-01)

کل 16

(iii) مذکورہ سنٹر کی افادیت 1996 میں ختم ہو چکی تھی کیونکہ علاقے میں تمام نشے کے عادی افراد کی بجائی مکمل ہو چکی تھی اور کوئی نشے کا عادی فرد باقی نہیں رہا۔ اس لئے جب 2001 میں ضلعی نظام رائج ہوا تو مذکورہ سنٹر کو ضلعی دفتر میں تبدیل کر دیا گیا اور اب فناں ڈیپارٹمنٹ ضلعی حکومت کے تحت بجٹ مہیا کرتی ہے۔

(iv) اب یہ ضلعی حکومت پر منحصر ہے کہ اس سنٹر کو دوبارہ شروع کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔

جناب جمشید خان: شکریہ جناب سپیکر! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر! زه د دی جواب نہ بالکل مطمئن نہ یمہ۔ خو خو پیرے ما په دی ایوان کبینی دا خبره اوچته کرپی ده چې په دی بجت کبینی هم دوئی پیښور د پاره، چی آئی خان د پاره او د سوات د پاره نور پورپی د د خلور سنٹرو منظوری ورکرپی ده۔ او زما په حلقة کبینی یو سنٹرو جو بر دے چې هغه کبینی د دی نشیانو علاج هم کیږی۔ هغې ستاف هم شته او هغې کبینی Re-Habilitation Centre هم شته۔ هغه Rehabilitation centre ئے ختم کرو دا وائی چې دا مونږہ ضلعی حکومت ته حواله کرسے دے، دا نو سے چې جو پیږی به چا ته حواله کوئی؟

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔

وزیر زکوۃ و عشر: محترم سپیکر صاحب! په 1996 کبینی دا ختم شو سے دے۔ د Devolution نہ پس دا قسمہ سنٹرز د ڈسٹرکت گورنمنٹ Responsibility ده کبینی یو کار شروع کرو او الحمد لله د هغې دیر دور رس نتائج مخې ته را غلل۔ اوس هم اگرچه د رولز او د آئین رو سره دا د ڈسٹرکت گورنمنٹ سره د کبینی، مونږ ته دے Proposals را ولیپوی۔ خنگہ چې مونږ په پیښور کبینی د پرو نسل گورنمنٹ زیر احتمام دا سپی یو Facility پبلک ته ورکرپی ده، زه دوئی

سره وعده کومه چې تاسود دغه خائے سرویس اوکرئ، خپل ډستیرکټ گورنمنت سره کښینۍ، مونږ ته Proposals راولیږئي، بالکل. دا خو ذمه داري د ډستیرکټ گورنمنت د خوتاسو سره به ان شاء الله زه په دیکښې د پراونسل گورنمنت د طرف نه خصوصی اهتمام کوم.

جناب جمشید خان: یو منته جي، جناب سپیکر، دا سنتر چې کوم د سه هلتہ چې جور د سه، دا یواخې د هغې حلقي د پاره نه، یا د بونیر د پاره نه وو، دا د دې پیښور نه به هم به نشیان راتلل علاج به ئې کيدو. د سوات نه به هم ورته راتلل او د مالاکندې نه، د هر خائے نه به ورته راتلل جي. ستاسو په علم کښې به وي په دې په د چملې په هسپتال کښې د دې د پاره یو سنتر جور شوی د سه. ډاکټر هم پکښې شته، ستاف هم پکښې شته او د غسې به نشیان راتلل علاج به ئې کيدو. د سوات نه به هم ورته راتلل او د مالاکندې نه، د هر خائے نه به ورته راتلل جي. ستاسو په علم کښې به وي په دې په د چملې په هسپتال کښې د دې د پاره یو سنتر جور شوی د سه. ډاکټر هم پکښې شته، ستاف هم پکښې شته او د غسې Rehabilitation centre چې وو هغې کښې ستاف وو. هغه وزیر صاحب یا متعلقه کسانو را بدل کړو دلتہ. درې خلور میاشتې چې هغه د ډستیرکټ گورنمنت بدل کړي نو تاسو دلتہ خه له، هغوي غرييانانو خلور پينځه میاشتې دلتہ تيرې کړې په دې صوبه کښې هغوي ته د هغوي خه مراعات هم ملاو نه شو او هغوي دلتہ غرييانان اوس خو مونږه ډير ریکویست او کړو، هغوي خوئه بدل کړل بیا خپل خائے ته خودا خو چې هغلته وسے نو دا یواخې درې اوس، دا کول غواړي. دا د خوشکر خبره چې هغلته نشته نشیان. دا خو بنه خبره ده جي. دیکښې خوتاسو مونږ له داد راکړئ چې په بونیر کښې نشیان نشته. خود نشیانو هغلته هم علاج کیدې شي. نویسندر چې تاسو جوروئ نو هغه زور ولې نه Activate کوي. ستاف پکښې شته، بلزنګ پکښې شته، هر خه شته نوبیا ضرورت خه د سه د نویسندر چې هغه زور د Activate کړي.

جناب حشمت خان (وزیر کواۃ و عشر): جناب سپیکر! مونږه چې کوم ستاف د دوئ نه راغوبنته وو. هلتہ کښې بالکل بیروزگاره وو. کار مار نشته. مونږه خه ګناه اوکړه چې دلتہ مو رو استل او یو دوھ میاشتې خدمت مو ترې نه واگستو. کله

چې موږه هغوي له Permanent بنیاد باندې خپل انتظام مم اوکرو هغوي مو واپس لېږلی دی. د سے نه علاوه زه بیا وايمه چې د ډستركټ گورنمنت سره د دې د پاره فند Allocation شوې د سے. هر معزز ممبر له پکار دی چې لاړ شی د خپل د ډستركټ ناظم نه د خپل ډستركټ سوشل ویلفیر آفسر نه تپوس اوکړی چې صاحبې ستا د سوشل ویلفیر په فند کښې په دې مدادو کښې Allocation شوې د سے، دا Facility ته پېلک له ولې نه ورکوي؟ دا خوتاسو بالکل تلي شی جي خو ما خوتاسو ته اووئيل چې د Devolution نه پس دا اختیارات د ډستركټ گورنمنت سره دی.

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! سپیکر، دوئ اووئيل چې د آئین په تحت دا دغه وي، زه خو وايم چې دا لوکل گورنمنت نظام د LFO په تحت د سے، وزیر صاحب او منله جوړے LFO

وزیر زکواۃ و عشرہ: خو پوري -----

جناب سپیکر: Next, irrelevant, next سوال نمبر 541 مختتم نعیمه اختر.

(Absent) سوال نمبر 543 میاں ثار گل صاحب.

* 543 میاں ثار گل: کیا وزیر زکواۃ و عشرہ از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی یا وفاقی حکومت کی طرف سے ضلع کرک کوز کواۃ فنڈ فراہم کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ یونین کو نسل کی سطح پر برابر تقسیم کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ ذاتی یا سیاسی وابستگی کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یا استحقاق کو مد نظر رکھ کر تقسیم کیا گیا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں کسی معدود کوٹرائی سائیکل فراہم کیا گیا ہے؛

(ه) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ چیزیں کے صوابیدی اختیارات کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے؛

(و) 30 جون 2001 سے تا حال کس میں یعنی علاج معالجہ، آباد کاری اور جہیز میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؛

(ز) مذکورہ ضلع کی سطح پر یونین کو نسل میں جن افراد کو مذکورہ فنڈ سے جو رقم ادا کی گئی ہے کی تفصیل بمحض نام و لدیت اور مکمل پتہ فراہم کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے موصول ہونے والے زکواۃ فنڈ میں سے ضلع کرک کو بھی آبادی کے تناسب سے رقم فراہم کی جاتی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ زکواۃ فنڈ یونین کو نسل کی سطح پر تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ یہ مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو آبادی کی بنیاد پر فراہم کیا جاتا ہے۔

(ج) زکواۃ فنڈ ذاتی یا سیاسی و ابستگیوں سے بالاتر استحقاق کو مد نظر رکھ کر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں۔ معذور مسکنتین کو مبلغ 5000 روپے نقد برائے خریداری ٹرائی سائیکل فراہم کئے گئے ہیں۔

(ه) جی نہیں۔ زکواۃ فنڈ چیئر مین کے صواب دیدی اختیارات پر تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ یہ مقامی زکواۃ کمیٹی کے فیصلوں، قرارداد اور استحقاق کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(و) 30 جون 2001 سے تا حال علاج معالجہ، آباد کاری اور جہیز کی مدد میں درج ذیل رقم فراہم کی گئی ہیں۔

علاج معالجہ۔ 12,90,000/-

آباد کاری۔ 2,31,20,000/-

جہیز۔ 9,20,000/-

(ز) محکمہ کو مطلوبہ فہرستیں فراہم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد میں نقول تیار کرنا محکمہ کی دسترس سے باہر ہے کیوں کہ صوبائی حکومت نے "دیگر" کی مدد میں سال 2003-2004 کے لئے مبلغ 17000 روپے مختص کئے ہیں جن میں سے محکمہ کو 50% یعنی 8500 روپے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس مدد میں سے فوٹو سیٹ کے علاوہ دیگر متفق خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے زیر غور سوال میں مطلوبہ فہرستیں 113 صفحات پر مشتمل ہیں جن کی نقول 28200 صفحات پر مشتمل ہو گی اس طرح صرف ایک سوال کے جواب پر 21000 روپے سے زائد رقم خرچ ہو گی جس کے لئے محکمہ کے پاس

وساکل نہیں، تاہم یہ فہرستیں معزز رکن اسمبلی کوان کے چیمبر میں پیش کی جائیں گی۔ انہیں جس مخصوص علاقے کی فہرستوں کی ضرورت ہو گی انہیں ان کی نقل فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: مطمئن ئے میاں صاحب؟

میاں ثار گل: نہ جی۔

جناب سپیکر: ہاں۔

میاں ثار گل: زکواۃ کتبی چرتہ مطمئن کیدی شم جی۔ دا سوال جی چې ما جمع کړے وو، دا تقریباً شپر میاشتی او شوی چې ما هلتہ لیږ لې وو خوشکر الحمد اللہ چې نن راغلو۔ دے زکواۃ متعلق جی مونږ بحث مباحثہ کوؤ، منسٹر صاحب د په دې خفا کیږی نه۔ په وجہ د دې-----

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن پکبندی او کړه۔

میاں ثار گل: دیکبندی سپلیمنٹری کوئسچن دے جی۔ ما ترینہ غوبنتے وو چې زکواۃ چا ته تقسیم شوی دے، خنگہ تقسیم شوی دے؟ ما ته د د هغې جواب ملاو شی۔ خو هغه خو منسٹر صاحب وائی چې دیرے غتے پیسې پرې لگی۔ هغه خو مونږ ته پته نه لگی۔ نو جناب سپیکر صاحب، دا خلقو ته چې زکواۃ چې کوم ملاویږی، دا ټول غلط ملاویږی۔ هغه خلقو ته چې، ما منسٹر صاحب ته پرون نه هغه بله ورخ درخواست ورکړے دے، په خپله ضلع کرک کبندی مو انکوائی کمیتی ته ریکویست کړے دے۔ راخه ما سره لاړ شه چې ثابتہ کړم درته چې دا زکواۃ تین کروپ روبئی چې کوم تقسیم شوی دی، دا تھیک دی کہ غلط دی؟ خو زه بہ د سوال نه په دې مطمئن شم چې د وہ اربه روپئی تقسیمیږی، مونږ د پوښتنہ نه کوؤ۔ وائی چې په دې خرچې کیږی نو زه بہ د خپل سوال نه په دې مطمئن شمه چې دا جواب به تھیک وی او هغوي بھ تھیک تقسیم کړے وی۔ که نه وی زه درته په دې فلور باندې وايمه چې زکواۃ حقدار ته نه ملاویږی او زه دا قسم کومه چې حقدار ته نه ملاویږی او دا د غریبانو حق دے۔ منسٹر صاحب ته مونږ لاس ورکوؤ، دے د راپاسی (تالیاں) مونږ ورسره لاس نیسو او ورته وايو چې راخه دا د وہ اربه روپئی حقدار و ته ملاو شی۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! په دیکھنی دوئی د یو جز په جواب کبنی د آباد کارئ په سلسله کبنی د پیسو ذکر کرے دے۔ نو ریکارڈ په مطابق دوئی وائی چې بعض خلقو ته دس هزار، بعض ته بیس هزار، بعض ته تیس هزار او خنی خلقو ته پکبندی پچاس هزار روپئی ملاوے شوې دی۔ زه منستر صاحب نه دا تپوس کومه چې یره په دیکھنی خه Criteria شتے که غربیان دی نو پکار ده چې یو شان یسے ورتہ آباد کارئ د پاره ملاوے شوې وئے۔ دا د انصاف تقاضے پورا کوي نه نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جي پلیز حشمت صاحب، د میان نشار گل صاحب گله ورکه کړه۔

وزیر زکواۃ و عشر: محترم سپیکر صاحب! میان نشار گل صاحب گله اول ورکومه دوئی ما راغوبنتے وو، د ډسترنکت چیئرمین مې هم راغوبنتے وو، دوئی مې ورسه کبینیول، چې صاحبه دا صورتحال دے۔ زه د دې اعتراف کومه، هغه وخت مې هم د اسمبلی په فلور ویئلې وو، اوس هم وايمه چې کرپشن زموږ د ګورنمنټ د ذمه دارو نه پس چې موږ راغلې یونو په انتہا باندې وو او د هم ما ویئلې وو چې دوئی ظالمانو په آرام باندې ناست دی او په حرام ئے خورلے دی۔ خو الحمد لله زه دا په دعوی سره وئیلې شم چې دا نه وائیم چې زه مطمئن شم او سو فيصد زه کامیاب شوې یم خو ستاسو په تعاون سره، تاسو ته مې هغه ورخ او وئیل، ډسترنکت چیئرمین ته مې او وئیل چې دا ټول لستونه دوئی ته مهیا کړه او دا موورته ویئلې دی چې جماعت مخې ته به دا آویزان وي۔ هر شهري ته او هر سېری ته دا حق دے چې هغه او ګوری۔ دا هم موږ ورتہ ویئلې دی، غریب نه غریب تر ته ورکړئ۔ په یو کمیتی کبنی، د ډاکټر ذاکر اللہ صاحب جواب له را خم، د دې اختیار مقامی زکواۃ کمیتی چیئرمین ته او د هغې ممبرانو ته وي۔ او فطری طریقه هم ده۔ منستر به صوبه کبنی ناست وي، هغه ته خه پته لګۍ چې د میان نشار صاحب په حلقة کبنی او د ډاکټر ذاکر صاحب په حلقة کبنی خوک غریب دے او خوک غریب نه دے؟ په سسیتم کبنی Recommendations مقامی چیئرمین کوي، خکه زه دا وايمه چې دا مقامی چیئرمین چرتہ د خدائے نه و

يريدونکے سرے جورولو کبني مونږ کامياب شو، تاسو به دیکبني تعاعون اوکړئ- ټول Authorized person په دې ستيم کبني دغه مقامي سره دے، د ده ممبران دی، د هغه په Recommendation باندي ډستركت ته راخۍ، هغه ته Funds allocate شوې دی- دا هم تهیک ده چې فنډ دومره محدود دې چې غربت زيات دے او په پاکستان کبني اوګورئ، دا موورته وئيلي دی چې د غريب نه غريب تر ته ئے ورکړئ، دا موورته وئيلي دی چې د مستقل روزگار د پاره کومې پيسې تاسو چا ته ورکړئ هغه د جماعت مخې ته آويزان کړئ- نن په دې باندي کال اتنشن هم راغلي دے او دا د زکواة رولز دی، دا د زکواة په آرڊيننس کبني دی چې دا به بالکل مشتهر کوئي چې خلقو ته پته اولګي اوګورئ ئے چې واقعی دا سرے غريب دے- بالکل د دې زه اعتراف کوم چې زمونږه د ګورنمنټ نه وپاندے جاګير دارو ته ملاو شوې دی، کاروباريانو ته هم ملاو شوې دی او د دې نه بعد به ان شاء الله تعالى نه کېږي-

(مداخلت)

جناب خليل عباس خان: جناب سپیکر صاحب، زما يو ضمنی کوئسچن دے-

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دیکبني زما يو کوئسچن دے-

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب-

مولانا محمد عصمت اللہ: دے منسترو اووسي چې مونږه دا احکامات ورکړی دی چې دا لستونه د تولو جماعتونو مخې ته د آويزان شي، نو د لته کبني دا اسمبلئي فلور ته دریکاره فراهم کولود پاره پيسې نشي، چې هغې به خومره پيسې اولګي جي؟

وزير زکواۃ و عشر: په یوه کميتي کبني صرف یو لس کسان وي که هغه چيئرمين صاحب کبنيېني او هغه یولس کسانو ته permanent rehabilitation ورکړي نو د هغې نه بنه په آسانه باندي هغوي خبریدې شي- زه دا هم یو خل اعلان کومه چې دا جمهوري حکومت راغلے دے، په تیرو دریو کالو چې کوم کرپشن د زکواة په مد کبني شوې وو او د دې نه پس هم په دې کبني کېږي نو دا زمونږه په شريکه باندېنا کام وي- د دې وجهه نه تاسو ته زه ریکویست کومه کوم کيس دے چې په ډستركت کبني ریکارڈ نشي، د ډستركت چيئرمين دے نه پیزنۍ، د

ڇيائين او دفتر تب د سے نه شى تلې، د سے پري ريكارڊ نه شى راغوبنتے، د سے د مقامي ڪميقي نه تپوس نه شى کولي خوک؟ ستاسوايم پي اسے۔ په تاسو باندي زرگونو خلقو اعتماد کرسے د سے۔ تاسو د پيلك نمائندگان ئى۔ تاسو بالكل كهل کر لا ٻر شئي د ڏستركت چيئرمين او ڏي ايس او سره ڪبنيئي۔ هغه ته او وائي چي ما ته لست را ڪرئي صاحبه، تاسو په فلانى ڪلى ڪبني چاچا ته ورڪري دى؟ دغه یولس ڪسان دى۔ د ڏي ريكارڊ اغستيل آسان وي۔

جناب ڀيڪر: ميان نثار گل صاحب!

ميان نثار گل: زه جي عرض ڪومه۔ زه د ڏي منستير صاحب شكر گزاريمه ٿنگه چي دوئ دا خبره او ڪره زکواه چيئرمين او زکواه افسر ئے راغوبنتي وو او په دفتر ڪبني ئے Meeting شوي وو۔ زه دوئ ته دا وايمه چي هغه دومره بي حسه دى چي هغه په خپل، ڪوم ضلع ڪبني چي ڪوم وخت ڪبني چيئرمينان ئے مفلوحه ڪري دى، ولپي چي دس هزار روپئي يو بدمعاش ته چيڪ ورڪري لوكل زکواه چيئرمين، نو هغه هغې چيئرمين ته هم خه نه شى ويئلي۔ راخه زه په فلور آف دى هاؤس دا offer ڪومه چي په ڪر ڪلى ڪبني زما سره انڪوائرى او ڪره، زما سره لار شه، ما لره ٽائم را ڪره او زما سره ڪميقي جو ڪره نو زه به ورته تابتھ ڪرم چي ڪوم تقسيم شوي د سے؟ منستير صاحب، چي تاسو وائي چي ما 17 ڪروپر روپئي فوراً تقسيم ڪرسے نو که تقسيم د ڪرسے او غلوته د په لاس ڪبني ورڪرسے نو دا تقسيم نه د سے، حق دار نه ئے په لاس ڪبني ورڪرسے، نو دا تقسيم نه د سے، حق دار ته ئے په لاس ڪبني ورڪرسے۔ زه به دا اومنم۔ (تاليان) تقسيم به هغه وي۔

طلب دا د سے -----

وزير زکواه و عشر: محترم ڀيڪر صاحب!-----

جناب ڀيڪر: دا ضمني ڪوئي چن د سے۔ بيا به جواب وروستو ورڪرسے۔

ميان نثار گل: منت جي-----

جناب ڀيڪر: بيا به جواب وروستو ورڪولي۔ ميان نثار گل صاحب لڳ مختصر ڪره۔ وخت بالكل ڪم د سے Question's hour ختم د سے او سوالات پاتسے ڪيري۔

میاں نثار ګل: یو منت جی۔ منسٹر صاحب زما په ضلع کښې یوہ کمیتی جوړه کړه، ده زمانه ئے پوبنننه نه ده کړي۔ خپله ئے خلق Recommend کړي دی۔ هغه به هم دوئی ته اوښائی چې تھیک دے او که غلط دی؟ نوزه د حلقي نمائنده يمه، دوئی به ما سره دا دغه چې یره دا کمیتی زه جوړوؤمه او انکوائزی کوي، دوئی خپله کمیتی جوړه کړي ده، هلتہ کښې ئے خلق Recommend کړي دی۔ هغه لکیا دی انکوائزی کوي-----

جناب عتیق الرحمن: جناب سپیکر صاحب! زکواۃ د هم په ایجندے کښې شامل شی چې په دې د خلق تقریرونه او کړي۔ دا خو Question's hour دے۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

وزیر زکواۃ و عشر: د کمیتی جوړولو اختیار د منسٹر سره نه وي۔ تاسو لږ غوندې مهربانی او کړئ، پوهه خلق ئے او دا آردیننس لږ غوندې او ګورئ، خفه نه شي د دغه نه کار واخلي۔ د زکواۃ مقامی کمیتی چې ده دا د پستې کت چېر مین جی او په کلی کښې په عام خائے کښې الیکشن کېږي۔ د منسٹر د زکواۃ کمیتی جوړولو کښې هیڅ قسمه روں نه وي۔

جناب مظفر سید: دوئی د انکوائزی کمیتی خبره کړي ده، د زکواۃ کمیتی ئے ورته نه ده ویئلې۔ وائئی انوکاائزی کمیتی ئے ورته ویئلې ده-----

میاں نثار ګل: مونږه انکوائزی کمیتی وايو۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ حافظ حشمت صاحب۔ دے خوا چیئر ته-----

وزیر زکواۃ و عشر: محترم سپیکر صاحب-----

بیا نشار صاحب دا مونږ ته Mention کړي۔ زه دا وايمه چې دو لاکھ بیس هزار روپی پشاور د پستې کت کښې ما Recovery کړي ده۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت۔

وزیر زکواۃ و عشر: دغه کسان د دوئی مونږ ته Mention کړي۔ نن د راته لستي را کړي۔ د لته کښې په فلور خود یره آسانه خبره ده۔

جناب کاشف اعظم: چی دوئ لست نه ورکوی نو خنگہ ئے Mention کوی۔

وزیر زکواۃ و عشرہ: دے خوپہ پیپنور کبپی پروت دے او خپلی حلقی ته د لا رشی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میان نشار گل صاحب چی تاسو لست جوڑ ورکوئ نو د هغی خلاف به کارروائی کیبری۔

جناب کاشف اعظم: چی دوئ لست نه ورکوی، دوئ ئے پکبپی Mention کوی ولپی کارروائی دے په خہ او کھی؟۔۔۔۔۔

میان ثار گل: ما منسٹر صاحب له پرون Officially درخواست ورکہے دے په دی فلور آف دی ھاؤس د دا Admit کوی چی په هغی به کمیتی جوڑہ کھو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 414 جناب کاشف اعظم صاحب۔

* 414 جناب کاشف اعظم: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بینک آف خیر کے ایگریکٹو افسران اندر وون، بیرون ملک کے دورے کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوتا:

(i) کیم جنوری 2002 سے 31 دسمبر 2002 تک بنک آف خیر کے ایم ڈی، سینیئر واکس پریزیڈنٹ، ایگریکٹو واکس پریزیڈنٹ کے کتنے دورے اندر وون، بیرون ملک ہوئے ہیں؟

(ii) مذکورہ دوروں پر کتنا خرچ آیا ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ) (جواب جناب عنایت اللہ وزیر صحت نے پڑھا): (الف) جی ہاں بنک آف خیر کے ایگریکٹو افسران اندر وون، بیرون ملک دورے کرتے ہیں۔

(ب) (i) کیم جنوری 2002 سے 31 دسمبر 2002 تک بنک آف خیر کے افسران نے 182 عدد اندر وون اور 3 عدد بیرون ملک دورے کئے ہیں۔

(ii) مذکورہ دوروں پر کل 35/1828720 روپے خرچ ہوا ہے۔

جناب کاشف اعظم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ داخو ڈیر اہم سوال دے خو وزیر خزانہ صاحب خونشته، امید دی چی د خہ کار د وجہ نہ بہ نہ وی راغلے او زما

د سوال د وجہ نه به نه وي۔ ما په دې جز "ب" کبنيٰ تپوس کرے دے جي چې "مذکورہ دوروں پر کتنا خرچ آیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے" نو که تاسو اوگورئ نو دا Figures نے دومره عجیبہ طریقے سره ورکرے دی چې دا ئے پته نه لگی چې دا 1,82,00,000 Figures خہ خیز دے۔ ستاسو لوغور سره ورتہ اوگورئ چې دا روپئی دے او که نه 18 لاکھ روپئی دی؟-----

جناب سپیکر: نه جی دا 18 لاکھ روپئی دی۔

جناب کاشف اعظم: او که دا ایک ارب 82 کروہ روپئی دی؟ تاسو ورتہ لوگورئ۔

جناب سپیکر: نه جی دا 18,27,720.35 روپئی دی۔-----

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب! تاسو بہ ہم بازار تھ خئی، ما تھ خونہ یادبڑی چې کوم وخت دے چې 35 پیسپی ہم د خلقونہ اخلى۔ چې 35 او 25 پیسو سکہ ہم پاتے شوی دہ او کہ نہ؟ دا بالکل په Malafied intention باندی دوئ کرے دی جی۔ دا بالکل د خپل کرپشن پتولو د پارہ، دا تاسو اوگورئ چې جز "ب" کبنيٰ په (i) کبنيٰ دوئ 182 دورے جی۔ بینک د صوبی دے او دومره برانچونہ ئے ہم نشته او 182 دورے دوئ کړی دی۔ لہذا تاسو ته گزارش کو مه چې دا تاسو کمیتی تھ حوالہ کړئی چې هغوي باقاعدہ د دې تحقیقات او کړی او د دې سوال جواب چې چا ورکرے دے (تالیاں) نو د دغے سپری خلاف ہم کاروائی پکار ده۔

مولانا محمد اوریں: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی Mover Minister concerned نے تجویز پیش کی ہے کہ اس سوال کو مزید جائز پڑتاں کے لئے Concerned committee کو پہنچ دیا جائے۔

جناب کاشف اعظم: گزارش می دا دے چې دا Figures د دوئ لوگو وائی چې دا خہ دی؟----- Figures

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): زہ معافی غواړمه چې Minister concerned نشته او کوئی سچن ہم په داسې انداز باندی دے لکه چې کوم Mover دے او هغه

کوئی سچن پیش کرو په Mover Discussion باندی په تیر شوپی کوئی سچن باندی شوپی دے نو د محترم ایم پی اے صاحب سره په خبرو کبندی مصروفه وو مه که مونبر ته۔

جناب سپیکر: چې په خبرو کبندی سپری دنه په هاؤس کبندی مصروفه وی او Proceedings روان وی، نوزه استدعا کومه چې دا ډیر معزز ایوان وو تماں دنیا نظر ونه هم په دې باندی دی، ما بار بار استدعا کړي ده۔

جناب جاوید خان مومند: جناب سپیکر! په دې کبندی زما یو ضمنی کوئی سچن دے۔

وزیر صحبت: دے خپل سوال لږ دوباره Repeat کړي۔

جناب سپیکر: هغه وائی چې 182 دورے ئے کړي دی۔ په هغې چې کومه خرچې راغلې ده هغه وائی چې د دې هیڅ Justification نشيته مطلب دا دے که تاسو ئے خه Justifications بنود لې شئی نوا او وايئي۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د دوئ سره هیڅ Justification نشيته۔

جناب شاه راز خان: زما یو گزارش دے جي۔ دا کوم 35 پیسې والا خبره چې ده نو جواب خوبه خیر منستر صاحب ورکړي خوزما په ذہن کبندی دا ده چې دا په ډالرو کبندی خرج شوپی وی کنه جي نو په هغې باندی Calculation او کړئ او بیا روپئی کبندی دا اوړوئی نو په هغې کبندی به لکه دغه راغلې وی۔

جناب کاشف اعظم: په اندرون ملک دوئ په ډالرو کبندی خرچه کوي، دا غریبه صوبه او ګورئ او د دې په اندرون ملک په دوره باندی په ډالرو کبندی خرچه کوي، دا ظلم دے جي۔

جناب سپیکر: آرد رپلیز، آرد رپلیز زما پخپل خیال۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Silence please, please order.

وزیر صحبت: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ Minister concerned نشيته دے۔ کاشف اعظم صاحب به مونبر سره په وقفه کبندی کیښنی او که په دیکبندی دوئ خه قسم غواړی، که دوئ په دې اطلاعاتو باندی، په دې انفار میشن Investigation

باندې چې کوم دوئی ته ورکړے شوې دي، په دې اعتماد نه وي. (تالیاں)
د کاشف اعظم والا سوال، خپل بینک باره کېښې کوئی چن دی تاسو هو تیار
کړے دی که-----

جناب سپکر: جناب کاشف اعظم صاحب! سوال بیا دھراو کہ، منسٹر صاحب راغے۔

جناب کا شفاعتیم: سپیکر صاحب! لس منقہ اشو، داخو زیاتے دیے جی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! داسپی خبره ده، یو سوال بار بار Repeat کېږي او
چې د جواب تیارئ نه ده-----

جناب کاشف اعظم: لس منته پری خبری اوشوی اؤ اووس منستیر راغے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو بیا تجویز هفوی پیش کړے د سے چې دا د یعنی مطلب دا د سے چې
تھے لا رشی-----Concerned standing committee

جناب پیر محمد خان: کمیتی تھے حوالہ کپری، وزیر ان دسرہ تیاری نہ کوی۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: کمپیوٹر تہ د حوالہ شیء۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): د خیبر بینک دورے متعلق چې د کاشف اعظم صاحب سوال دے، دوئی دا خبره کوي چې آیا یدرست ہے که بینک آف خیبر کے ایگزیکیوافسران ان دوران و بیرون ملک دورے کر چکے ہیں، یہ بالکل صحیح ہے، وہ اندر وون ملک اور بیرون ملک بھی دورے کر یکے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔

وزیر قانون: یوہ خبرہ دہ یا پہ گپ شپ سرہ لکھوئے کہ گپ لکھوئے۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ گپ شپ خودا دے چی دے اوس راغے خہ تائیں اجلاس شروع شوی دے او منسٹر صاحب اوس راغے۔ گپ شپ دے ته

وائی (تالیاں) مونبہ سوال کرے دے، کپ شپ نہ دے۔ مونبہ تھیک خبرہ کری دے۔

Mr. Speaker: Order please, Janab Malik Zafar Azam Sahib.
(Interruption)

وزیر قانون: جناب سپیکر! اگر ان کا یہ رو یہ رہا کہ ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ منسٹر صاحب کہاں پر گئے ہیں۔ تو مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ ایسے ممبر ایم ایم اے میں ہوں، مجھے اس پر افسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please, please, Jee Malik Zafar Azam Sahib.

وزیر قانون: ہمارے آفیسر زاور ہمارے سینیئر منسٹر تقریباً جرمنی، انگلش، اور دوائی وغیرہ ان تین ملکوں میں جا چکے ہیں لیکن میں اس ہاؤس کو بتاتا چلوں اور یہ On record بات ہے اور میں اس پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ (تالیاں) کہ جرمنی ہمارے فناں منسٹر۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب، داد 2002 سوال دے او دوئی د 2003 د دورے خبرہ کوئی۔ زہ د ریکارڈ درستگی د پارہ اوڈ وزیر صاحب د درستگی د ارہ وايمہ چې خبرہ د 2002 د۔۔۔۔۔

جناب عقیق الرحمن: جرمی ورته بیا ورستو اووا یہ۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر، مونبہ تھے افسوس دے چې تاسو وايئی۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: دوئی دا دورہ په 2003 کبھی کری دے۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: تاسو وايئی جی The cabinet collectively responsible دے، مونبہ دے تھے حیران یو چې یو سہے په دې نہ پوھیروی نو ولې جواب ورکوئی؟

وزیر قانون: بات یہ ہے جی، انہوں نے کم جنوری 2002 اور 31 دسمبر 2002 تک۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: مسنتر صاحب په 2003 کبھی ذکر کرے دے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: ہاں، 2003 کا بھی اس میں ذکر تو ہونا چاہیے اس میں جو ہونا چاہیے۔ (تالیاں) مجھے تو سمجھ بھی نہیں آرہی۔ (تالیاں) یہ لوگ کیا بتا رہے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں جی؟ تو ہمارے سینیئر منسٹر جو گئے ہیں، میں اس کا تھوڑا پہلے بیان کر لوں وہ 2003 میں ہے۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

مولانا محمد ادریس: کہ د ایوان د چلیدو دا طریقہ وی لکه زمونږدہ د سے ممبرانو چې
شروع کړې ده، د سے ایوان ته به زه عرض او کړمه۔۔۔۔۔
وزیر قانون: نه اپوزیشن کا یہ رویہ صحیح ہے، اگر یہ رویہ انہوں نے رکھا ہے۔۔۔۔۔

مولانا محمد ادریس: کہ دا رویہ وی د ایوان د چلیدو او د دی ممبرانو دا پروگرام وی
چې یو وزیر خبرې کوئی۔ او خوک ور پورې خاندی او خوک ور پورې لاسونه
پې کوئی، زما په خیال دا خود دی ایوان سره مناسبہ نه ده۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اور وہ خاموش بیٹھے رہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

مولانا محمد ادریس: دا خو کم از کم د دی چیئر احترام پکار د سے۔ د دی ایوان چلیدو یو
طریقہ کار د سے دا خو منتخب ممبران دی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please, order please...

مولانا محمد ادریس: د دی ایوان په چلیدو باندې خومره خرچه رائخی، خومره پیسې
پرې لبې او د دی نه خو مچھلی بازار جو پشوپی د سے۔ یو طرف ته یو په یو باندې
آواز کوئی، بل په بل آواز کوئی۔ دا خو بالکل یوہ نامناسبہ طریقہ ده۔ (شور/قطع
کلامیاں) دا خود ا ممبران د دی ایوان بالکل خیال نہ کوئی، انتہائی زیات سے او
ظلم د سے۔ کم از کم دا خو منتخب ممبران دی۔

Mr. Speaker: Order please.

جناب منتیار علی: زه پکبندی یوہ خبره کو مه۔

جناب سپیکر: مولانا محمد ادریس صاحب، آپ سے استدعا ہے کہ۔۔۔۔۔

مولانا محمد ادریس: دا خو د سے چیئر او د سے ایوان پورې خندا ده۔ او زما په خیال چې
تولې صوبې د عوامو ہتک د سے چې دا دلته کښې خه کیږی۔ هر یو ممبر د خپل
حیثیت او پیژنی چې زما دلته کښې خه حیثیت د سے؟ د یو لوئے حیثیت او معزز
مبر د سے۔

جناب سپیکر: مولانا ادریس آپ تشریف رکھیے۔

مولانا محمد ادریس: لاسونه ورتہ پې کوئ۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیے۔ مولانا عصمت اللہ، آپ بھی تشریف رکھیے۔

مولانا عصمت اللہ: مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: میں اجازت نہیں دیتا ہوں، میں بالکل اجازت نہیں دیتا ہوں۔

مولانا عصمت اللہ: د پینتو خبرہ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بالکل اجازت نہیں دیتا ہوں۔ میں بالکل اجازت نہیں دیتا ہوں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

مولانا محمد عصمت اللہ: اوس خواجات را کرئی کنه۔

جناب سپیکر: بالکل جی۔ میں اجازت نہیں دیتا ہوں۔ میں اجازت بالکل نہیں دیتا ہوں۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ آج تقریباً سو مہینے اور غالباً چھ سات دن ہو گئے ہیں، یہ معزز ایوان دو کروڑ عوام کا نماہنده ایوان ہے، آپ سلیجوں ہوئے پارلیمنٹریں ہیں، خدارا، خدارا، خدارا، قواعد و ضوابط کی پابندی کریں۔ ساری دنیا کی نظریں آپ پر گلی ہوئی ہیں۔ یہ ایک روایتی ایوان ہے اور تخلی اور برداشت سے چلا گیا ہے۔ یہ اس کی تاریخ ہے۔ براۓ خدا آپ قواعد و ضوابط کی پابندی رکھیں۔ اگر آپ لوگ تھکے ہوئے ہیں تو مجھے احساس ہے تھکا دٹ کا زیادہ مطلب ہے کہ اجلاس ہو رہے ہیں۔ تو تھوڑا سا، ٹھیک ہے، اگر موڈ نہیں ہے تو آپ مشورہ دے سکتے ہیں، آپ حکم دے سکتے ہیں اور جب آپ لوگوں کا موڈ بن جائے تو اجلاس پھر بلا لیں گے لیکن دونوں اطراف سے ٹریشوری بینچزر اور اپوزیشن سے میری یہ استدعا ہے، پھر استدعا ہے کہ خدا کے لئے قواعد و ضوابط کی پابندی رکھیں اور چیز کے ساتھ تعاون کریں بس یہ میری استدعا ہے۔ سوال نمبر 460 جناب عقیق الرحمن صاحب۔ پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں واپس آئے ہیں۔

جناب کاشف اعظم: دو مرہ کرپشن والا سوال وو، واللہ ہغہ زکوہ کرپشن باندی ہم پردہ واچولی شوہ۔ پہ دی باندی ہم پردہ واچولی شوہ، داخو واللہ جی بنہ رویہ نہ دھ جی۔

وزیر قانون: میں ان کا شکر گزار ہوں اور چیز کی وساطت سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جس چیز پر وک آٹ کیا ان کے سٹینڈ میں ہم ان کے ساتھ رہیں گے اگر ان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سوال نمبر 460 جناب عتیق الرحمن صاحب۔

جناب عتیق الرحمن: شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کاشف اعظم صاحب! اگر آپ جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو رو 48 کے تحت آپ نوٹس دے دیں اس پر کھلی ڈیپیٹ ہو گی۔

جناب کاشف اعظم: سپیکر صاحب! ڈیبیٹ خود یہ بنہ خبرہ دہ خود و مرہ د ڈیبیٹ پکبندی خہ نشته د تحقیقیا تو خبرہ دہ پکبندی۔ د ایک کرو ہر 82 لاکھ روبی Visits باندی لگیدلے دی پہ یو کال کبندی۔ دا کمیتی شتھ دے د پارہ۔ زما دا گزارش دے، دیکبندی د چا د عزت یا د بے عزتی خبرہ نشته۔ د 2002 خبرہ دہ۔ زموں د گورنمنٹ ہم نہ وو، یو میاشت زموں د گورنمنٹ شوی وہ پہ 3 دسمبر دوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو کبینیئ کے مطمئن نہ شوی۔ خہ دا سوال Keep pending شو۔

* 460 جناب عتیق الرحمن: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع کے سرکاری ملازمین مختلف دفاتر میں تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملازمین کو 45 فیصد ہاؤس رینٹ دیا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کارپوریشن کی حدود میں ذاتی مکان رکھنے والے سرکاری ملازمین کو ہاؤس رینٹ کے بجائے ہاؤس سبستی جو کہ ہاؤس رینٹ سے کافی زیادہ ہے، دیتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا ہاؤس رینٹ لینے والے سرکاری ملازمین کے ساتھ یہ امتیازی سلوک نہیں۔ نیز حکومت تمام سرکاری ملازمین کو ہاؤس سبستی دینے کا رادہ رکھتی ہے تاکہ ان میں پائی جانے والی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے؟

جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔

(د) ہاؤس سبسٹی بلدیہ کے حدود میں ذاتی مکان رکھنے والے ملازمین کو دی جاتی ہے تاکہ ایک طرف ذاتی مکان کی غمہداشت وغیرہ پر اٹھنے والے اخراجات میں ان کی مدد کی جاسکے۔ اور دوسری طرف محدود سرکاری مکانات ارہائش کے لئے ملازمین کا دباؤ کم کیا جاسکے۔ جہاں تک ہاؤس رینٹ لینے والے ملازمین کے ساتھ امتیازی سلوک کی بات ہے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حکومت سرحد پشمول دیگر پالیسوں کے تنخواہ الاؤنسز کے سلسلے میں مرکزی حکومت کی پیروی کرتا ہے۔ اور ہاؤس رینٹ الاؤنس کی شرح بلا تفریق تمام صوبوں میں یکساں ہے۔ نیز یہ کہ ہاؤس سبسٹی ایک الگ مضمون ہے اور فی نفسہ اس کا موازنہ ہاؤس رینٹ کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا جس طرح رکن اسمبلی کا خیال ہے اس ضمن میں کسی امتیازی سلوک کی صورت نہیں بتی۔

جناب عتیق الرحمن: جناب سپیکر! دیے جز (د) کتبی چی دوئی وئیلی دی۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حکومت سرحد پشمول دیگر پالیسوں کے تنخواہ الاؤنسز کے سلسلے میں مرکزی حکومت کی پیروی کرتی ہے، نو زہ دا وايمه چی دا کومہ پالیسی ده، ما ته د صرف د دی وضاحت او کھوئی۔

جناب سپیکر: جی مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! انہوں نے جز (د) میں لکھا ہے کہ ہاؤس سبسٹی بلدیہ کی حدود میں ذاتی مکان رکھنے والوں کو، اب تو بلدیہ نہیں رہا، اب تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بن گئیں ہیں اور ٹاؤن زبن گئے ہیں۔ تو اب ان کی کیا پالیسی ہو گی؟

جناب سپیکر: اچھا، جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب والا! انہوں جو سوال اٹھایا ہے کہ بلدیہ یا ڈسٹرکٹ میونسپل کمیٹی ایساں میں جو لوگ اپنا گھر رکھتے ہیں ان کو سبسٹی، اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہاؤس رینٹ سے سبسٹی زیادہ مل رہی ہے۔ وہ وجہ یہ ہے کہ آج بھی تقریباً چار ہزار سے زیادہ ملازمین کی درخواستیں پنڈنگ پڑی ہوئی ہیں جو اپنے گھر کے

لئے درخواستیں دے چکے ہیں تو حکومت نے ایک پالیسی اپنائی ہے کہ اگر اس کا اپنا گھر میونسل ایریا میں ہے تو اس کو سببدی دی جائے تاکہ حکومت پر یہ Burden کم ہو جائے، مطلب یہ ہے کہ وہ ان کے لئے Arrangement کر لے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان سے پانچ پرسنٹ ہاؤس رینٹ کی مراعات بھی واپس لے لی جاتی ہیں اس لئے یہ سببدی ہم دے رہے ہیں تاکہ حکومت پر بوجھ کم ہو جائے جو بہت ہی زیادہ ہو رہے ہیں۔

جناب عتیق الرحمن: د مرکز پالیسی تپوس مبی او کرو چی دا د مرکز سبجیکت دے۔ ما کوئسچن دا کھے دے چی "آیا ہاؤس رینٹ لینے والے سرکاری ملازمین کے ساتھ یہ امتیازی سلوک نہیں ہے" نو دوئی وئیلی دی چی دا امتیازی سلوک نہ دے۔ د مرکز خہ پالیسی د ہے؟

وزیر قانون: جناب! آپ کا کوئی سچن بہت ہی مناسب ہے یہ چاروں صوبوں اور مرکز میں یہی پالیسی Implement ہو رہی ہے۔ مرکز کا مطلب بھی یہی ہے کہ مرکز میں بھی ہاؤس رینٹ لینے کے لئے ----

جناب عتیق الرحمن: منسٹر صاحب پالیسی خہ ده؟ تاسو تھ د پالیسی پته شتھ؟ پالیسی دا ده، زہ بھئے درتھ او بنایمہ۔ پالیسی دا د پہ مرکز کبینی چا سره خپل کور نہ وی، هغہ د مالک مکان نہ یو استامپ اولیکی چی هغہ ئے خومرہ پہ کرایہ باندی ورکری دی، هغہ خومرہ کرایہ بیا گورنمنٹ ملازمین تھ ورکوی۔ نو دلتھ کبینی تاسو وایئی چی مونبرہ د مرکز پیروی کوؤ او دلتھ چی د چا کارپوریشن کبینی خپل کور وی، هغہ مالدار شو، هغہ تھ تاسو سبسی او هغہ زیاتھ ورکوی او بیا چی خوک زمونبہ غوندی بھر ہستہ کتس نہ راغلی وی، هغوي د پارہ سارہے چار پانچ سورپئی دی، پکار دا وہ چی کارپوریشن والا تھ کمہ وسے، خوک چی د بھر نہ راغلی دی، کارپوریشن والا چا خپل مکانونه وی، هغہ خو صاحب جائیداد خلق شو، پکار دا وہ چی غریبو خلقو تھ دا وہ۔ نو پالیسی دا دہ پکار دہ چی زمونبہ صوبہ د ہم دا پالیسی Adopt کری چی یہ کوم خلق کہ د کرائے کور کبینی او سی، هغہ دے یو ستامپ مالک سره اولیکی او هغہ د جمع کری پہ هغہ باندی پیسی ملاویری۔

وزیر قانون: بالکل ستاسو خبرہ درست ده جی۔ دوئ د پالیسی هغه خبرہ کوی چې لکه منسٹر ته مونږہ کور په حیات آباد کښې اخلو نو هغه مالک مکان یا سرکاری ملازمینو ته پرائیویت کورونه Hire کوؤ نو مالک مکان نه مونږ په ستامپ پیپر باندې لیکل واخلو، هغه فناں والا ڈائیریکٹ چیک هلتہ استوی۔ هغه خبرہ په خپل خاتے صحیح د۔ دا ستاسو سوال چې کوم دے، هغه دا دے چې دیکښې د چا خپل کور چې وی، دا د خپل کور خاوند خبرہ کوؤ، مونږہ هغه کښې په اسلام آباد کښې دی، هغه که په پنجاب کښې دی، هغه که په صوبہ سندھ کښې دی که هغه په صوبہ سرحد کښې دی، چې د چا خپل کور دے نو هغه چې یو خودا Burden کمیزی په گورنمنت باندې چې هغه Application نه خلاص شی چې فرض او کړه چې د ده خپل کور دے نو ده ته سبسلی ورکوئ۔ نو هغه به خپل کور کښې هم او سی او مطلب دا دے نور به هم هغه۔۔۔۔۔

جناب عقیق الرحمن: جناب پسیکر۔

جناب پسیکر: Next، سوال نمبر 45 جناب مولانا عصمت اللہ صاحب۔

* 45 مولانا محمد عصمت اللہ: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے تمام اضلاع میں ضلع حکومتیں قائم ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حکومتیں غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں ماہانہ فنڈ مل رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ حکومت کے قیام سے تا حال ہر ضلعی حکومت کو غیر ترقیاتی اخراجات کے مد میں کتنا فنڈ فراہم کئے گئے ہیں؟ تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلعی حکومتوں کے قیام اور صوبائی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کے تحت سال 2002-03 کے لئے غیر ترقیاتی بجٹ یعنی غیر تنخواہوں کی مد میں کل 1092.649 ملین منفی کئے گئے۔ یہ رقم ضلعی حکومتوں کو جاری کئے جا چکی ہیں۔ اس کی ضلع وار تقسیم منسلک ہے۔

NON-SALARY DISTRICT WISE RELEASES DURING 2002-03.

BE 2002-03

DISTRICT	NON-SALARY
----------	------------

Peshawar	90,078,000
Charsadda	49,563,000
Nowshera	43,466,000
Mardan	63,822,000
Swabi	49,934,000
Kohat	42,845,000
Hangu	24,486,000
Karak	36,474,000
Abbottabad	53,413,000
Haripur	53,760,000
Mansehra	53,495,000
Batagram	26,846,000
Kohistan	45,432,000
Bannu	41,012,000
Lakki	41,661,000
D.I Khan	77,834,000
Tank	26,800,000
Chitral	27,404,000
Dir Upper	38,844,000
Dir Lower	39,726,000
Swat	64,776,000
Shangla	35,402,000
Bunir	31,960,000
Malakand	33,615,000
TOTAL	1,092,648,500

جناب سپیکر: مولانا صاحب! جواب نہ مطمئن ہے؟

مولانا محمد عصمت اللہ: نہ جی، مطمئن نہ یمہ۔

جناب پیکر: نو جواپونه خوتاسو ورکوئ د حکومت د طرف نه نو-----

مولانا محمد عصمت اللہ: جی دا سوال نمبر 145 او گورئی۔

جناب سپیکر: پرون به نه و سے را غلے، هغه خو پرون وو۔

مولانا محمد عصمت اللہ: نہ جی، زہ و و مہ، خودا سوال

جناب سپیکر: سنه جي وائے ليت راغلي دي، دا وائے چي ليت راغلي دي۔

مولانا محمد عصمت اللہ: زہ عرض کو مہ جی چی متعلقہ منسٹر صاحب شته نہ، نو دا پینڈنگ کھئی۔

جناب سپیکر: بله ورخی د پارہ؟

مولانا محمد عصمت اللہ: او جی۔

جناب سپیکر: بس صحیح شو۔ سوال نمبر 351 جناب عبدالاکبر خان صاحب، ایم پی اے۔

* 351 جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ امسال ضلع مردان کے لئے بجٹ منظور کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو:

1۔ امسال ضلع مردان کے لئے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے؛

2۔ آیا مذکورہ بجٹ کے لئے تمام قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں؛

3۔ اگر مذکورہ بجٹ کو بنانے میں قانونی تقاضے پورے نہیں کئے گئے تو آیا حکومت متعلقہ حکام کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سراج الحق (سینیٹر وزیر خزانہ): (الف): جی ہاں، ضلعی اسمبلی مردان کے اجلاس منعقدہ 7-16-7-02-2002 میں ضلع مردان کے لئے بجٹ منظور کیا گیا ہے، جس کی تفصیل منسلک ہے۔

(ب) منسلک تفصیل سے واضح ہے کہ مذکورہ بجٹ کے لئے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے تقاضے پورے کئے گئے ہیں۔

(ج) چونکہ (2) کا جواب ثابت میں ہے لہذا مطلوبہ کارروائی کا کوئی موقع نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ما مخکنپی ہم دا سوال دغہ کھے وو جی خود هفی جواب تر او سے پوری پہ Detail کنپنی نہ دے راغلی او هفہ کمیتی ته تاسو ریفر کھے دے۔ نو ما وئیل چی Already Hesbi۔

جناب سپیکر: صحیح دے۔ تھیک شوہ سوال نمبر 563۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما یو ریکویسٹ دے، ہم دے سوال متعلق خبرہ ۵۵۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما ته منسټر صاحب اوں ستاسو په مخکنې اووئیل چې زه جواب در کوم۔ جناب سپیکر، دا جواب خو چې کوم دے نو ما چې کوم سوال کړے دے دا خود هغه جواب نه دے۔ زه دا جواب دوئی ته واپس ورکوم چې ما له ټهیک جواب ورکړی۔

(تالیاف)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): دے 351 متعلق تاسو، جی زه پوهه نه شومه چې دا عبدالاکبر خان اووئیل چې کمیتی ته۔

جناب سپیکر: دا مخکنې ئے کړے دے جی۔ سوال نمبر 563 جناب میاں ثار گل صاحب، رکن صوبائی سمبلی۔ مطمئن ئے میاں صاحب؟
میاں ثار گل: نه جی۔

(قنهی)

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! یو خبره مې عرض کوله۔

جناب حشمت خان (وزیر برائے زکواۃ و عشر): جناب سپیکر صاحب! دا خو عبدالاکبر خان صاحب ويئلي نه شي خکه ئے واپس کړو خکه خوازه وايمه چې دا دے حفظ کړو؟ دا دلته یو منټ کښې دے اوکتو؟ دیکښې خه غلط دی؟ ما ته د اووائی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ما خو جی Detail کښې خبره خکه نه کوله۔ وزیر زکواۃ و عشر: دا Detail کښې او ګوره او بیا ورته غلط اووايہ۔

جناب عبدالاکبر خان: ما Detail کښې خکه خبره۔

وزیر زکواۃ و عشر: دا خو په آسانه باندې، او بنوده خواسانه ده۔

جناب عبدالاکبر خان: زما خبرې ته غوره کېږدہ نوبیا خبره کوه، ما۔

وزیر زکواۃ و عشر: کم از کم یو معزز ممبر ئے یار۔

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ما د دې شپاپس کمیتیو تپوس کړے وو چې سوال کښې چې ما ته د دې تفصیل را کړه. هغه ما ته د مردان ستی، د پې ایف-27، پې ایف-38، پې ایف-30، ماله خود هغې جواب هغه را کړے د سے ما خو سوال د دې شپاپس کمیتیو کړے د سے چې ماله د دې تفصیل را کړه.

وزیر قانون: د شپاپس کمیتیو دا کوم جواب چې تا غوبنتے د سے آیا هغه دیکښې نشته؟

جناب عبدالاکبر خان: نشته کنه. دا وايمه جي چې دا ماله د نورو خلقو جوابونه را کړے شوې دی-----

وزیر قانون: خونه دیکښې-----

جناب پیر محمد خان: دا غلط جوابونه دا منستران ولې ورکوی سپیکر صاحب؟ دوئی باندې پابندی ولې نه لکوئی چې ہر منسترن پاسی او جواب ورکوی او هغه غلط ورکوی. غلط جوابونه د سے نه ورکوی.

جناب عبدالاکبر خان: نه د سے کمیتیو جواب نشته. دا خود مردان ستی د سے، پکښې د ہاتھیانو دی، د شیرکړه دی پکښې، هغې خوزما خه تعلق نشته.

وزیر زکواة و عشر: دا ریکارڈ د سے جناب سپیکر صاحب د سے او گوری، ما ته د سے کړی. د کتونه پس د سے ما ته او وائی. Mention

جناب عبدالاکبر خان: ما او کتو کنه.

وزیر زکواة و عشر: خنګه تا او کتو دا خو ګیدے د سے او تاسو او کتو؟

جناب سپیکر: تاسو د اسې چل او کړئ چې تاسو کښینې او مطلب دا د سے چې که پکښې نه وی کنه او دغه وہ نو چا چې دا دغه کړے د سے، د هغوي خلاف پريویلچ موشن را پرئی بیا چې غلط ئې کړے د سے. او تاسو کښینې. میان نثار ګل صاحب.

مولانا امام اللہ: جناب سپیکر! دیکښې منسترن صاحب چې وائی چې دا ګیدے د سے، دو مرہ زرد خنګه او کتو؟ نو د دې مطلب دا د سے چې دا خو غیر معقول خبره ده

چې په دو مره لوټائم کښې دا دو مره لېټائم کښې دا دو مره لوئے گيده اوکتے
شی۔ په آرام د اوګوری۔

جناب سپیکر: دا اوشه، خبره اوشه۔ میان نثار ګل صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب! ما دا خبره کوله چې زما دا سوال نمبر
45 سے۔

جناب سپیکر: دا Keep pending شو کنه۔

مولانا محمد عصمت اللہ: نه عرض کوم، د سے پسے بل سوال چې د سے، هغه 351 د سے۔ دا په
کوم ترتیب باندې زموږ دا سیکر تھریت دا سوالات کوي؟ دا خو چې د چا نه
غواړی نو پکار دا ده زما یقین د سے، هغه سوال هغه هومره روستو کوي او بیا د
دې سوال اهمیت ختم شی۔ او ګورئ سوال نمبر 45۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا په Draw باندې کیږي۔ ډیپارتمنټ رائخی په مینځ کښې نور
ډیپارتمنټس وی نو دا سیریل نمبر خودا سې نه وی کنه۔ نور ډیپارتمنټس رائخی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: سوال نمبر 45 او ګوره۔

جناب سپیکر: په مینځ کښې نور ډیپارتمنټس وی جی، میان نثار ګل صاحب سوال
نمبر 563

* 563 میان نثار ګل: کیاوز یہ خزانہ از راه کرم ارشاد فرمانیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کو صوبائی اور وفاقی حکومت کی طرف سے مختلف مدوں میں فنڈر
فراءہم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 30 جون 2001 سے تا حال فنڈ کس کس مد میں فراءہم کیا گیا ہے تفصیل فراءہم کی جائے؛

(ii) آیا فنڈ کی تقسیم کے لئے کوئی طریقہ کار و ضع کیا گیا ہے، تفصیل فراءہم کی جائے؛

(iii) آیا مذکورہ فنڈ زنا ظم اعلیٰ کی صوابید استقبال کیا گیا ہے یا اس استعمال کرنے سے پہلے ضلعی اسمبلی سے
با قاعدہ منظوری لی گئی تھی تفصیل فراءہم کی جائے؟

جناب سراج الحق (سینئر وزیر خزانہ): (الف) مالی سال 02-03 2001 اور 03-02 2002 صوبائی حکومت کی طرف سے ضلع کرک کو مندرجہ ذیل مدت میں فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔

- (1) بغیر تنخواہ اخراجات۔
- (2) چونگی اور ضلع ٹیکس۔
- (3) ضلع ترقیاتی فنڈز۔

(ب) (1) دوران مالی سال 02-03 2001 اور 03-02 2002 میں ضلع کرک کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

سال	2002-03	2001-02
بغیر تنخواہ اخراجات	36.474	67.313
چونگی ضلع ٹیکس	14.743	8.993
ضلع ترقیاتی فنڈز	23.176	86.950
E.S.R	0.850	7.643
پریزیڈنٹ پرو گرام	1.395	10.634
خوشحال پاکستان پرو گرام	11.441	45.598
SAP	1.100	4.597
Special K.P.P	2.000	
تعیر برائے 38 کلاس رومز	13.842	
Basic Education	12.808	

(ii) فنڈز کی محکمانہ تقسیم ضلع کو نسل کی تجویز کردہ تفصیل اور منظوری کے مطابق کی گئی ہے۔ جس کی تفصیل متعلقہ ضلع کرک کے پاس موجود ہے۔

(iii) مذکورہ فنڈز کی ضلع اسمبلی سے باقاعدہ منظوری لی گئی ہے۔

میاں شارگل: دیکبندی جز (ب) (ii) کبندی مالیکلی دی "آیا فنڈز کی تقسیم کے لئے کوئی طریقہ کار و ضع کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔" جواب کبندی دونوائی چیز فنڈز کی محکمانہ تقسیم ضلع کو نسل کی تجویز کردہ تفصیل اور منظوری کے مطابق کی گئی ہے جس کی تفصیل متعلقہ ضلع کرک

کے پاس موجود ہے" سوال جی زہ په دې اسمبلی کسپی غواړمه او هغه راته وائی چې
هلته ضلع کر ک کسپی موجود دې، هلته لار شه نو دائی ماته جواب دا کوي، زه
تفصیل دلتہ غواړمه هلته خنگه لار شمہ؟ هلته خو زما خپله ضلع ده، ما که
غوبنتل نو ما به معلومات کړی وئے۔ نو ماته خو تفصیل نه دے ملاو شوې، زما
خو تفصیل پکار دے۔ نو سوال نه زه خنگه مطمئن شمہ؟

وزیر قانون: نثار ګل تھیک ده جی۔ هغوي ته استدعا شوې وہ خو هغوي هغه
راستولې نه وہ نو که دا سوال Next دغه د پاره پاتے شی نو هغه نه به راشی او
تفصیل به ئے بیا دغه او کرو۔

جناب سپیکر: میان صاحب۔

میان ثارګل: دا سوال د جی کمیتئی ته هواله شی۔ زه ریکویست کومه چې دا
سوال د کمیتئی ته هواله شی چې پورا چهان بین اوشی، ولې چې ما دا سوال چې
جمع کړے وو، دیکښې ډير غبن شوې دے، دے وجهه نه زه ریکویست کومه چې دا
د کمیتئی ته ریفر شی۔

وزیر قانون: دا تھیک وائی جي که کمیتئی ته هواله کوئی هم او که مطلب دا دے
چې اجلاس کسپی تفصیل راشی، هغه تفصیل پورې زه دے سره متفق يمه۔

جناب سپیکر: میان صاحب! وائی چې۔

میان ثارګل: زه جی یو ریکویست کومه۔ شپږ میاشتې او شوې چې دا سوال۔۔۔
جناب سپیکر: نه میان صاحب، هغه دوہ تجاویز ورکړل، بحث ته پکښې ضرورت
نشته۔ وائی که دے ما سره کښی، تفصیل به ورته ورکړو او که دے وائی چې
کمیتئی ته د لار شی، منسټر صاحب خو۔۔۔

میان ثارګل: زه وايمه چې کمیتئی ته د لار شی۔

Mr. Speaker: Question No. 563. Is it the desire of the House that
Question No. 563 may be referred to the standing committee
concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those
who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Abdul Akbar Khan: The 'Noes' have it.

جی دا تاسو اوس۔۔۔۔

(قہقہہ / شور)

غیر نشناخت سوالات اور ان کے جوابات

450 _ جناب فیصل زمان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی جانب سے ضلع ہری پور کو زکوٰۃ فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو چودہ اگسٹ 2002 سے تا حال کس کس مد میں یعنی علاج معالجہ، آباد کاری، جہیز یا عام زکوٰۃ میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) 14 اگسٹ 2002 تا 30 جون 2003 کی جملہ تفصیل افہم ہے۔

چودہ اگسٹ 2002 تا 30 جون 2003 ضلع ہری پور کو جاری شدہ مدواہ رقم کی تفصیل

نمبر شمار	زکوٰۃ مدد	جاری شدہ رقم
-1	گزارہ الاؤنس۔	11,362,400/-
-2	تعلیمی و ظائف۔	3,408,420/-
-3	دینی مدارس۔	1,515,520/-
-4	صحت کے ادارے۔	1,136,140/-
-5	سماجی بہبود آباد کاری۔	757,760/-
-6	شادی بیانہ کے لئے امداد	757,760/-
-7	مستقل آباد کاری سکیم۔	26,550,000/-
-8	عید گرانٹ۔	1,067,500/-
-9	تعلیمی و ظائف۔ (فنی)	5,313,000/-
	میزان:	51,868,500/-

451 _ جناب فیصل زمان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہری پور نے کیم جنوری 2002 سے 10 دسمبر 2002 تک علاقے کے لوگوں کو زکوٰۃ فنڈ سے مستقل آباد کاری کے لئے 10 ہزار روپے سے 50 ہزار روپے تک رقم ادا کی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تمام افراد کے نام، ولدیت اور سکونت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ضلع ہری پور میں مذکورہ عرصہ کے دوران 779 مستحقین کو مستقل آباد کاری سکیم کے تحت امداد فراہم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سکیم کی ماہیت	تعداد مستحقین	کل رقم
-1	10,000/-	147	1470000/-
-2	20,000/-	533	10660000/-
-3	25,000/-	6	150000/-
-4	30000/-	92	2760000/-
-5	50,000/-	1	50000/-
کل میزان			1,50,90,000/-
779			

جہاں تک مستفید شدہ افراد کے نام و ولدیت اور سکونت کی تفصیل کا تعلق ہے۔ محکمہ کو مطلوبہ فہرستیں فراہم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد میں نقول تیار کرنا محکمہ کی دسترس سے باہر ہے کیوں کہ صوبائی حکومت نے "اویگر" کی مد میں سال 2003, 2004 کے لئے مبلغ 17000 روپے مختص کئے ہیں جن میں سے محکمہ کو 50% یعنی 8500 روپے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس مد میں سے فولو ٹسٹیٹ کے علاوہ دیگر متفرق خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے زیر غور سوال میں مطلوبہ فہرستیں 55 صفحات پر مشتمل ہیں جن کی نقول 13750 صفحات پر مشتمل ہو گی اس طرح صرف اس ایک سوال کے جواب پر 10300 روپے سے زائد رقم خرچ ہو گی جس کے لئے محکمہ کے پاس وسائل

نہیں۔ تاہم یہ فہرستیں معزز رکن اسمبلی کو ان کے چیمبر میں پیش کی جائیں گی۔ انہیں جس مخصوص علاقے کی فہرستوں کی ضرورت ہو گی انہیں ان کی نقل فراہم کر دیں جائے گی۔

محترمہ نعیمہ اختر: کیا وزیر زکواۃ و عشرہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے تحصیل تخت بھائی اور خاص کر گاؤں گوجر گڑھی کو زکواۃ فنڈ فراہم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) 2000 سے اب تک علاج معالجہ آباد کاری جہیز اور عام زکواۃ (گزارہ الاؤنس) میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ تحصیل کے زکواۃ چیز میں اور کو نسلرز کے سٹاف کی تفصیل؛

(3) آیا نہ کورہ فنڈ یونین کو نسلوں کی سطح پر برابر تقسیم کیا جاتا ہے؛

(4) مذکورہ تحصیل کی ہر یونین کو نسل میں جن افراد کو زکواۃ ادا کی گئی ہے ان کے نام بمعہ ولدیت اور پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشرہ): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (1) 2000 سے جون 2003 تک تحصیل تخت بھائی کو علاج معالجہ آباد کاری جہیز اور عام زکواۃ (گزارہ الاؤنس) کی مد میں جتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے اس کی تفصیل ضمیمہ (ج) جبکہ گاؤں گوجر گڑھی کی مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل ضمیمہ "د" پر ملاحظہ فرمائیں۔

(2) تحصیل تخت بھائی کی جملہ زکواۃ کمیٹیوں کے چیز میں صاحبان کی فہرست ضمیمہ (د) پر ملاحظہ فرمائیں۔

جہاں تک کو نسلرز کے سٹاف کا تعلق ہے ان کی تعیناتی اور تقرری کے اختیارات ضلع حکومت کے پاس ہیں۔

زکواۃ انتظامیہ کا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

(3) مقررہ طریقہ کار اور مرکزی کو نسل کو وضع کر دہ پالیسی کے تحت مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو آبادی کی بنیاد پر زکواۃ فنڈ فراہم کیا جاتا ہے۔ زکواۃ فنڈ یونین کو نسل کی سطح پر تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ مقامی زکواۃ کمیٹیوں کو ارسال کیا جاتا ہے۔

(4) محکمہ کو مطلوبہ فہرستیں فراہم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان فہرستوں کی مطلوبہ تعداد میں نقول تیار کرنا محکمہ کی دسٹرس سے باہر ہے کیوں کہ صوبائی حکومت نے "دیگر" کی مد میں سال 2003-2004 کے لئے مبلغ 17000 روپے مختص کئے ہیں جن میں سے محکمہ کو یعنی 8500 روپے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس مد میں سے فولوسٹیٹ کے علاوہ دیگر متفرق خرچ بھی پورا کیا جاتا ہے زیر غور سوال میں مطلوبہ فہرستوں کی تعداد 104 صفحات پر مشتمل ہو گی اس طرح صرف اس ایک سوال کے جواب پر 26000 روپے سے زائد رقم خرچ ہو گی جس کے لئے محکمہ کے پاس وسائل نہیں تاہم یہ فہرستیں معزز رکن اسمبلی کو ان کے چیمبر میں پیش کی جائیں گی۔ انہیں جس مخصوص علاقے کی فہرستوں کی ضرورت ہو گی انہیں ان کی نقل فراہم کر دی جائے گی۔

2000ء تا 2003ء جون 30 تک تحصیل تخت بھائی کو جاری کردہ زکوٰۃ فندک کی تفصیل

نمبر شمار	زکوٰۃ	جاری کردہ رقم	کیفیت
-1	گزارہ الاؤنس	1, 19, 66, 400/ روپے	بحساب 500 روپیہ ماہوار اور 300 روپے ماہوار فی مستحق۔
-2	جہیز	10, 55, 000/ روپے	87 بحساب 5000 روپے فی مستحق اور 62 بحساب 10000 روپے فی مستحق۔
-3	آبادی کاری	1, 99, 80, 000/ روپے	بحساب 10000/. 20000 اور 50000 روپے فی مستحق
-4	علام معالج	17, 00, 000/ روپے	یہ تمام رقم کورول ہیلتھ سنٹر گنجی تخت بھائی اور رورل ہیلتھ سنٹر لونڈ خوڑ کو بذریعہ ایگر یکیو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفسر مردان فراہم کی گئی ہے۔

2000ء تا 2003ء جون 30 تک گاؤں گورگڑھی کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی جاری کردہ زکوٰۃ فندک کی تفصیل

نمبر شمار	زکوٰۃ کی مد	جاری کردہ رقم	کیفیت
-----------	-------------	---------------	-------

بھسپ 500 روپیہ ماہوار اور 300 روپے ماہوار فی مستحق۔	10,38,000 روپے	گزارہ الاونس	-1
بھسپ 5000 روپے اور 10000 روپے فی مستحق۔	50,000 روپے	جیزیر	-2
بھسپ 10000 تا 50000 روپے فی مستحق	10,000 روپے	آبادی کاری	-3
علاج معالج کے لئے فنڈ اور تحصیل کی سطح پر قائم ہسپتاں بیک ہیلتھ یونٹ اور رورل ہیلتھ سنٹر کو دیا جاتا ہے۔ تحصیل تخت بھائی کو صحت کی مدد میں فراہم کر دہر قم کی تفصیل منسلک ہے		علاج معالج	-4

فہرست مقامی زکواۃ کمیٹی ہائے تحصیل تخت بھائی، ضلع مردان

نمبر شمار	نام مقامی زکواۃ کمیٹی	نام چیزیر مین
1	کورٹ روڈ	ظہر احمد
2	پیران ڈاگ تخت بھائی	سید نیاز ولی شاہ
3	تحصیلدار کل	اجبد علی
4	فضل آباد	فضل رحمان
5	عربی بانڈہ	حسین خان
6	ابائی کنال	بشیرزادہ
7	چوڑا فضل آباد	معاذ اللہ
8	دیوان خیل	اسراخان
9	ڈائی دھنڈیا	قرات خان
10	فضل آباد 1	علی اصغر

شیرز میں	فضل آباد 2	11
عمران شاہ	فضل قادر کورنہ	12
سید بادشاہ	گوجر گڑھی 1	13
حمسید خان	گوجر گڑھی 2	14
نورالبصیر	گوجر گڑھی 3	15
عنایت الرحمن	گوجر گڑھی 4	16
نورالحق	گوجر گڑھی 5	17
اجمل خان	ہاتھیان 1	18
حنیف اللہ	ہاتھیان 2	19
خورشید	ہاتھیان 3	20
محمد پور	جلالہ	21
غلام سرور	جامڑہ	22
سعید اللہ	چہانگیر آباد	23
عبد القادر	جیوڑ 1	24
سلیمان	جیوڑ 2	25
سید محمد	چپل کلپانی	26
سید غلام شاہ	کوٹ جھونگڑہ 1	27
خالد خان	کوٹ جھونگڑہ 2	28
محمد شفیع	خادی گلی	29
عبد اللہ	خان گلی	30
بخت احمد	لوند خوڑ 1	31
سجاد گل	لوند خوڑ 2	32

نور محمد	لوند خوارز	33
ذَاكِرُ اللَّهِ	میاں عیسیٰ	34
علی اکبر	میاں کلی	35
سمع اللہ	نزے 1	36
حسین اللہ	نزے 2	37
محمد یونس	نزے ولہ	38
محمد اقبال	پر خود ہیری	39
اکبر شاہ	پیر صدی 1	40
حسین اللہ	پیر صدی 2	41
فدا محمد	قطب گڑھ	42
فرع عالم	رحمت آباد	43
جشید	رسنم خان کلی	44
شریف گل	سید آباد	45
زادہ محمد	ساز و شاہ	46
عامگیر	سری بہلول	47
صنوبر	شاہبٹ خیل	48
نجیب اللہ	شاہ بیگ	49
اختر علی	شیر گڑھ 1	50
محمد زمان	شیر گڑھ 2	51
شہاب	کلکر 1	52
محمد قاسم	کلکر 2	53
رحمان علی	زرین آباد	54

475 - جانب فیصل زمان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل غازی ضلع ہری پور میں زکوٰۃ کمیٹیاں موجود ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ کمیٹیاں کن کن علاقوں پر مشتمل ہیں؟

(ii) 1990 تا 2002 تک کے عرصہ میں تحصیل غازی کی زکوٰۃ کمیٹیوں کا کون کون چیز میں رہا اور زکوٰۃ کی مد میں قحط وار کتنی رقم ادا کی گئی نیز مستقل آباد کاری اور گزارہ الاؤنس کی الگ الگ وضاحت کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکوٰۃ و عشر): (الف) جی ہا۔

(ب) (i) تحصیل غازی میں مندرجہ ذیل 24 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(1) بذریعہ (2) بیل گراں (3) برگ (4) بانڈی چیماری (5) ڈیوی (6) غازی (7) حسن پور (8) خالو (9) خیر پاڑہ (10) کوٹھبارا (11) کنڈی (12) کپری (13) کالا کتھا (14) میاں ڈھیری (15) پور با (16) قاضی پور (17) سریکوت نمبر 1 (18) سریکوت نمبر 2 (19) شنگڑی (20) صوبراہمیت (21) سلام گھنٹہ (22) گلی (23) بٹ گلی (24) کالی لار۔

(ii) ضلع ہری پور 1992-93 تک ضلع ایبٹ آباد کی تحصیل تھا۔ 1992-93 میں اسے ضلع کا درجہ دیا گیا 1994 میں نظام زکوٰۃ مرکزی حکومت کی تحویل میں چلا گیا۔ اس لئے سال ہائے 1995-97 اور 1999-2002 تک تحصیل غازی کی 24 مقامی کمیٹیوں کے چیز مینوں کے ناموں کی فہرست ضمیمہ "الف" پر منسلک ہے۔ اس عرصہ میں تقسیم شدہ زکوٰۃ نند کی مردار تقسیم کی تفصیلات درج ذیل ضمیمہ جات پر ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ گزارہ الاؤنس ضمیمہ "ب"

2۔ تعلیمی و ظائف ضمیمہ "ج"

3۔ جہیز ضمیمہ "د"

4۔ مستقل آباد کاری ضمیمہ "ر"

اس سمبلی لا بھریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

541 محترمہ نیمہ اختر: کیا وزیر زکواۃ و عشر، سماجی بہبود و ترقی نسوان از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان کے دارالامان کا I-PC مورخ 2002-12-11 سے پہلے تیار ہو چکا تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مردان میں اس کے لئے کرایہ بگھے بھی دیکھا گیا اور اس کا ٹینڈر بھی ہوا تھا؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے لئے ہر قسم کا سامان بھی مہیا کیا گیا تھا؟

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ کسی ٹرست نے تقریباً آدھا خرچ اپنے ذمے برداشت کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا؟

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ٹینڈر کیوں منسونخ کیا گیا؟

(ii) مذکورہ دارالامان کے لئے جو سامان خریدا گیا اور اس پر جو تخمینہ لاگت آئی۔ اس کی تفصیل؛

(iii) کن وجوہات کی بناء پر مذکورہ دارالامان پر آج تک کام شروع نہ ہو سکا۔ نیز کب تک کام شروع کیا جائے گا۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): (الف) جی ہا۔

(ب) جی ہا۔ ٹینڈر ہوا تھا البتہ یہ درست نہیں کہ مذکورہ دارالامان کے لئے کوئی بگھے دیکھا گیا تھا کیونکہ دارالامان کے زیام کے لئے جو عملہ درکار تھا وہ اس وقت تک دستیات نہ تھا بالفاظ دیگر بھرتی نہیں کیا گیا تھا۔

(ج) یہ درست نہیں۔

(د) جی نہیں۔ اس سلسلے میں کوئی تحریری معاہدہ موجود نہیں۔

(ه) (i) ٹینڈر اس لئے منسونخ کیا گیا تھا کہ اس اسکیم کا تعلق صوبائی حکومت سے ہے جبکہ ٹینڈر ڈھلی افسر، سماجی بہبود مردان نے صوبائی حکومت کی اجازت اور اطلاع کے بغیر شائع کروایا تھا۔ جو کہ حکومت کی پالیسی اور قوانین سے اخلاف کے مترادف ہے۔ تاہم بعد میں صوبائی حکومت نے قوانین کے تحت باقاعدہ ٹینڈر شائع کروایا اور مناسب داموں پر سامان خریدا گیا۔

(ii) تخمینہ لاگت اور سامان کی تفصیل مشکل ہے۔ (ضمیمه الف)

(iii) مذکورہ دارالامان اس لئے شروع نہیں کیا جاسکا کہ حکومت نے بھرتی پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ بھرتی پر سے پابندی اٹھانے کے لئے مجاز حکام سے درخواست کی گی جو کہ منظور کر لی گی۔ چنانچہ اب ان اسمیوں کو اخبارات میں مشہر کیا جا چکا ہے اور حکومت کی پالیسوں اور قوانین کو مد نظر رکھتے تمام اسمیوں کو میراث کی بنیاد پر پر کیا جائے گا۔ جب مناسب عملہ دستیاب ہو جائے گا تو دارالامان مردانہ کو بغیر کسی تأخیر کے شروع کر دیا جائے گا۔

تخمینہ لائگت اور تفصیل سامان برائے دارالامان مردانہ

نمبر شمار	تفصیل اشیاء	نرخ روپے	تعداد	ٹوٹل
1	سٹیل بیڈ نارمل سائز پلاسٹک انوار	1000/-	50	50000/-
2	لحاف نارمل سائز کاٹشن سین بارون والا	470/-	50	23500/-
3	توشک نارمل سائز	210/-	50	10500/-
4	فوم تکیہ بمعہ کور	145/-	50	7250/-
5	توا	330/-	2	660/-
6	جگ سٹیل	140/-	9	1260/-
7	سنک	485/-	6	2910/-
8	شوگر پاٹ	60/-	6	360/-
9	بالٹی فل سائز	180/-	6	1080/-
10	چھری برائے سبزی	17/-	8	136/-
11	چچ سٹیل	25/-	2	50/-
12	سٹیل پلیٹ فل سائز	20/-	60	1200/-
13	سٹیل پلیٹ چھوٹا سائز	18/-	60	1080/-
14	ڈونگا سٹیل	112/-	20	2240/-
15	چچ برائے ڈونگا	29/-	10	290/-

560/-	2	280/-	دسترخوان	16
15500/-	5	3100/-	سٹیل الماری 18x36x6	17
5450/-	1	5450/-	آفس میز ۶x۴x۲ ۱/۲	18
11700/-	3	3900/-	آفس میز ۵x۳x2 ۱/۲	19
10050/-	15	670/-	دفتری کرسی	20
4100/-	1	4100/-	کینگ ٹیبل	21
3090/-	1	3090/-	ریوالنگ کرسی	22
3500/-	1	3500/-	تختہ برائے سلامی مشین	23
10800/-	3	3600/-	سٹیل کیبینٹ	24
3600/-	1	3600/-	صندوق	25
5500/-	5	1100/-	بنچ	26
41600/-	1	41600/-	(P-IV) کمپیوٹر	27
4500/-	1	4500/-	پرٹر	28
24300/-	1	24300/-	ڈیلفریز (Dawlance)	29
14415/-	1	14415/-	واشگ مشین ہیوی ڈیوٹی	30
8200/-	4	2050/-	پیدھل فین 24"	31
1300/-	1	1300/-	استری جاپانی	32
5880/-	2	2940/-	سٹیبلائزر	33
21700/-	1	21700/-	واٹر کولر 40 گلین	34
23025/-	15	1535/-	سینگ فین 56"	35
21100/-	1	21100/-	ٹی وی (Sony)	36
749/-	1	749/-	استری سٹینڈ	37

8950/-	50	179/-	بیڈ شیٹ	38
2798/-	2	1399/-	پتیلا بڑا	39
2020/-	2	1010/-	پتیلا چھوٹا	40
360/-	45	8/-	ٹیبل چج	41
1350/-	75	18/-	پیالیاں چائے	42
822/-	6	137/-	ٹرے چائے	43
640/-	2	320/-	واٹر کولر 20 Ltr	44
459/-	18	2550/-	گلاس سٹیل	45
666/-	1	666/-	کنڈا / سکیل	46
1796/-	2	899/-	دروی پلاسٹک بڑا	47
280/-	2	140/-	سٹیل ٹرے	48
3299/-	1	3299/-	کمپیوٹر ٹیبل	49
5397/-	3	1799/-	سینٹریک	50
1720/-	4	430/-	صندوق چھوٹا	51
6450/-	50	129	فوم تکیہ	52
380,144/-			ٹوٹل تخمینہ لاگت	

Mr. Speaker: Mian Sahib! You have not.....

(Interruption)

(Applause)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ایوان کو بغرض منظوری پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اسماۓ گرامی، محترمہ سینیمن محمود جان صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے اور محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

(شور)

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر صاحب! چونکه دا کوئی سچن آور وونو ما خبره او نه کړل. زه د ظفر اعظم صاحب، سردار ادریس صاحب او د نورو ملګرو انتہائی شکریه ادا کوم او په دغه یقین دهانی باندې چې دوئی به با قاعدگئی سره د دغه خیز جانچ پر تال کوي او دغه ډی ایس پیز، ای ایس پیز به معطل کوي. او که چرتہ کښې معطل نه وی نو د دوئی د وینا مطابق په دغه احتجاج کښې دوئی به هم مونږ سره ان شاء اللہ شریک وی۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. Adjournment Motions: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 243 in the house. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کارروائی روک کر اس اهم خبر پر بحث کی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: جو کہ آج کے روزنامہ "مشرق" میں شائع ہوئی ہے۔ یہ خبر پیسکو کے نجی شعبے، میں دیتے سے پیدا ہوئی ہے چونکہ یہ انتہائی اہم خبر ہے، اس لئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر! دا په "مشرق" اخبار کښې یو خبر را غلې وو چې پیسکو چې کوم ده، د دې صوبې بجلی حکومت نیلام کوي، پرائیویت پارتو تو تھئے ورکوی۔ جناب سپیکر! دا زمونږ د صوبې د پاره یو انتہائی اہم خبره ده په دوہ لحظو باندې، یو لحظ خودا چې د دې صوبې چې کوم ترانسیشن یا گرد ستیشن یا ترانسیشن لائزنس دی، Already اوس چې دا نیلام کیږی نو دغه پیسے به او سوا پیدا ته بیا ٿی۔ تاسود دې اسے جی این قاضی فارمولہ او گورئ نو په هغې کښې صفا د ترانسیشن او ډسٹری بیوشن لائن د کت کیدو نه پس مونږ ته Propose هغه Net profit کرے وو اگر چې هغه نه ملا ویزی خولکه دا هغه د مخی سره زمونږ د Net profit نه کت ٿی۔ اوس چې کومه پیسے زمونږ د صوبې نه یا زمونږ د صوبې د حصې نه د ترانسیشن او

گرڊ سټیشن په شکل کښې په پول پا کستان کښې کت شوې ده او د لته کښې کمال دا د سے چې په ده چې کومې کمپنئی په 1992 کښې جوړے کړے وي په هغې کښې رومبنئی دا نیلام کېږي زموږ د صوبه سرحد نه، نويو خبره خودا ده چې دا نیلام کېږي نو خه شے نیلام کېږي، هغه سستهم زموږ د صوبې پیسہ ده۔ اوں به چې واپدا هغه نیلام کړي نو هغه پیسہ به واپدا ته لاړه شی، یوه، دوئم نمبر خبره دا ده جناب سپیکر، چې کله دا پرائیویت پراپرتي ته لاړ شی نو مونږ به خپل Net profit بیا د چا نه غواړو؟ دا خود ولس کمپنئی دی، په هغې باندې واپدا مشتمل ده۔ هغه دولس واپرہ کمپنئی که فرض کړه یو په یو باندې لګیا دی، هغه حکومت نیلام کوي او دا ټولې کمپنئی نیلام شولې نو مونږ به بیا Net profit د چا نه غواړو؟ جناب سپیکر، دوه، دریمه خبره دا ده چې مونږ به دا خبره بیا کوؤ چې کله واپدا نه شي چلوپې پخیله باندې، کله واپدا په دې کښې فیل شول چې هغه پرائیویتاژ کوي، مطلب دا د سے چې هغه فیل شول په دې چلو لو کښې نو هغه په دې وجهه هغه پرائیویتاژیشن کوي، نو جناب سپیکر، د آرتیکل 157 د لاندې دا زموږ د صوبې حق د سے چې دا مونږ ته، تاسو ته زه هغه آورمه جي، دا ده۔

“The Federal Government may in any Province construct or cause to be constructed hydro-electric or thermal power installations or grid stations for the generation of electricity and lay or cause to be laid inter-provincial transmission lines”. دا د فیدرل گورنمنټ د پاره شو هغه فیل شو۔ هغوي واقول خو اوں وائی چې مونږ نور نه شو چلوپې، مونږه “پرائیویتاژ کوؤ نو دا وائی The Government of the province may”.

جناب سپیکر! میں۔

جناب سپیکر: بالکل بالکل۔

Mr. Abdul Akbar Khan: 157 (2) “دا دوئم کښې بیا وائی The Government of a province may:

(a) to the extent electricity is supplied to that province from the national grid, require supply to be made in bulk for transmission and distribution within the province”.

که فیدرل گورنمنټ له، اول نه خو زموږه حق وو خو فیدرل گورنمنټ وائی چې مونږه پخیله باندې کوؤ، هغوي پخیله باندې کوله تراوسه پورې اوں هغه فیدرل

گورنمنت وائی چې مونږه ئے نه شو کولې، مونږ او سپه دې کېنې فیل شو چې مونږه دا بجلی دا کار پخپله باندې او چلو، نو جناب سپیکر، د دې Constitutional provision د لاندې دا ز مونږه صوبې ته اختيار دے چې د دوى چې کوم سستم دے، دا سستم ز مونږه صوبائی حکومت واخلى خو جناب سپیکر، که صوبائی حکومت نه شى اغستې مثال صوبائی حکومت په خه وجهه باندې دا خبره نه شى کولې، زما خو به دا درخواست وي چې مونږه يو Unanimously resolution پاس کړو چې دا ز مونږه د صوبې حق دے۔ په دې باندې ز مونږه د صوبې پيسه اغستېشوې ده۔ دا ګرډ ستیشن او دا ترانسミشن لائز، دا مونږه د دې پيسې ورکړے دی بلکه یوازې صوبه سرحد کېنې نه، تول Already پاکستان کېنې ز مونږه د پيسونه دا کېت شوې دی۔ نو دا به مونږته، د صوبې ته نه ملاوېږي۔ فرض کړه واپدا نه شى کولې نو بیا د داشې مونږته ملاوې شى۔ که چرته بیا هم هغه نه کېږي جناب سپیکر، زما به یو ریکویست وي چې Why not the Provincial Government make a consortium کېنې ټقسیم کړي او دا واپدا چې بل خوک آخلى، تهیکیدار آخلى او چې سبا وائی مونږتا دا پرابلم وی چې هغه نه به مونږه Collect Net profit کوؤ يا Otherwise ز مونږه دا کېت، او سخو بیا هم واپدا د فیدرل گورنمنت يو آرګنتزیشن دے، که دا پرائیویت پارتۍ، ته لاړه، بیا به دلتنه کېنې تاسو، ممبران، مونږبې چغې و هو، د چا به د بجلی مسئله وی، د لوډ شیدنګ به مسئله وی، هغه به یو پرائیویت پارتۍ سره وي نو Why not the Provincial Government make a consortium with the help of other people؟ او په هغه کېنې چې دا یو Joint bidding او کړي۔ خیر دے زه دا نه وائیم چې دا فوری دغه د او شی په دې دا خیر دیکېنې خو څکه چې هغه روان دی دا پرائیویتائز کوي او که دا پرائیویت پارتۍ ته لاړه نو یو ز مونږه د ترانسミشن او د ګرډ ستیشن چې کومه پيسه ده، هغه به لاړه شی واپدا ته بیا۔ دوئم دا چې ز مونږه د Net profit problem هم پیدا کېږي، دریم دا چې دا به د اسې خلق واخلى، پرائیویت پارتۍ يا به ئې د ګجرات يا به ئې د پنجاب چوبې ریان واخلى

یا به خوک و دیره گان ئے واخلى، بىا به هغوي سره زمونېد صوبې خلق يا زمونېد صوبې د عوام به، يو حکومت هغه هر خوک، چې د چا حکومت وي، هغه به بىا هغوي سره خبره خنګه کوي څکه چې هغه پرايئويت پارتى خو خپل Interest ته ګورى او هغوي د عوامو به خيال ساتى؟ زما به دا درخواست وي حکومت ته چې دا يوه ډيره اهم معامله ده، په ډې باندي غور پکار ده. که نه وي نو آئنده کال دوه پس به ده صوبې ته ډير زيات Problem پیدا شی. تهينک يو جناب سپیکر.

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! پیره اهمه مسئله ده او دیکتبې به زه دومره عرض او کرم چې د ون یونت نه مخکښې دا بجلی چې زمونبرد صوبې وه نو دهه واپهدا ته دا چا اختیار ورکړے دهه چې هغه زمونبرد صوبې بجلی چې دهه، هغه روانه ده په مونږه او په خلقو باندې ئې خرڅوی؟ پکار دا ده چې مونږ نه ئې اغستې وه دا د مونږته واپس کړي. زما به دا ریکویست وی خنګه چې عبدالاکبر خان او وئیل چې رول د Suspend کړے شی او یو متفقهه قرارداد راشی چې دا ون یونت نه مخکښې چې دا بجلی چې وه دا د دې صوبه بجلی وه، پکار ده چې دا د دې صوبې ته واپس کړے شی، نه دا نیلام کړے شی. حکومت ته چې راشی پخپله به مونږته ملاو شی. او سه پورې جی دا وه ولې چې دا ډیر لوئې Organization دهه او دا صوبې ته نه شی تقسیم کیدې، چې دوئ او س پخپله وائی چې مونږ دا صوبې ته حواله کوؤ یا دا مونږ Open دا د صوبې بجلی چې د مونږ خو خرڅو په پرائیویت خلقو باندې نو؟ Why not to the Government? زمونبرد صوبې حق دهه او زمونبرد عوامو حق دهه. دا زمونږ بجلی ده، پکار ده چې مونږ ته د حواله شی.

جناب سپیکر: اکرام اللہ شاہد صاحب!

جناب اکرم اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر! زمونبہ معزز ورور عبدالاکبر خان صاحب یا بیشیر بلور صاحب چی د کومو خداشتو د واپدا سره یا پیسکو متعلق، کوم اظہار اوکرو نو دا بالکل په حقیقت باندی مبني دے او دے سره د صوبی د

راتلونکو حقوق هغه حق واسطه ورسره دد۔ نومونہ د بتجویز تائید کوؤ او دا
وائیو چې یره په دې سلسله کښې د رولز Suspend شی او یو قرارداد په دې
باندې متفقه طور باندې راوړے شی۔

جناب سپیکر: جی ہاں امان اللہ حقانی صاحب!

مولانا مان اللہ: جناب سپیکر صاحب! شکریه۔ ڈیرہ د افسوس خبره ده چې زمونږه د
صوبې د متأثره کولو د پاره کله د کالا با غ دیم ایشو پیدا کولې شی او کله د
پیسکو د پرائیویتاائزشن مسئله پیدا کوي۔ زه خو وايم چې دا زمونږه د صوبې
خلاف یو سازش دے خنگه چې عبدالاکبر خان صاحب اووئیل، د آرتیکل
157 تحت دا د صوبې حق جو پېښه چې دا صوبې ته بیا ورکړے شی۔ صوبې ته د
حواله کړے شی۔ نو زما هم دا خواهش دے چې په دې باندې د یو قرارداد
راوړلے شی۔

جناب سپیکر: جی جناب عبدالماجد!

جناب عبدالماجد: جناب! زه د عبدالاکبر خان د خبرې تائید کوم چې که دا پرائیویتاائز
شی نو دا به د دې صوبې د پاره ڈیر لوئے د تباھی باعث جوړ شی۔ دا د لازمي
طور سره، په دې د خبرې اترے اوشی او دا د جناب عالی دے صوبې ته چې کوم
دے، حواله شی۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر صاحب! میں-----

جناب سپیکر: ایڈمٹ تو نہیں ہوئی، تجویز آئی ہے تو حکومت کی ٹریئری میخپیز-----

جناب بشیر احمد بلور: ہم بھی تجویز دے رہے ہیں کہ اس په قرارداد پاس کر لیں اور حکومت کی طرف سے
اکرام اللہ شاہد صاحب نے بھی کہہ دیا ہے۔

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب بشیر احمد بلور: اور میری درخواست ہو گی کہ سارے پارلیمنٹی لیڈروں کا نام لکھ کر ایک قرارداد پیش ہو
کیونکہ قرارداد کا اثر بھی-----

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): سرا! یہ مٹھیک ہے۔ ایک قرارداد اس ضمن میں پیش کی جائے۔

جناب بشیر احمد بلور: اور اس میں جی سارے، میری طرف سے بھی ہو، عبدالاکبر خان صاحب مرید کاظم صاحب اور حکومت کی طرف سے بھی ہو۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Collective BoG کی نا، متفقہ ہو گی نا؟

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب بشیر احمد بلور: متفقہ نہیں، ہمارے نام بھی Mention کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب دادے تاسو قرارداد متفقہ طور پر رافت کری اور رول۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ سپیکر صاحب، دیکبندی یو فرق دے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب بشیر احمد بلور: دیکبندی فرق دادے چی پکار دادہ چی بیا زہ بیل اولیکم، دے بیل اولیکی زہ وايمہ چی د ٹولو یو خائے اولیکی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹول یو خائے Joint۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نومونہ اولیکتی۔۔۔۔۔

Malik. Zafar Azam (Minister for Law): Sir, I have one request in your honour.....

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: نومونہ اولیکتی۔

And this should be said from the chair that this resolution is tabled by Mr. Abdul Akbar Khan, Mr. Bashir Ahmad Bilour, Syed Murid Kazam Sahib and Provincial Government, Ikramullah Shaid.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! متفقہ طور پر ہو گی تو اس کا مطلب یہی ہے، سب کی طرف سے ہے۔

ملک ظفراعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے نجکاری کا عمل سارے پاکستان میں شروع ہے تو یہ بھی اسی کی بابت ہے۔ لیکن عبدالاکبر خان کی جو motion Adjournment motion ہے، تحریک التواء جو آئی ہوئی ہے اس میں پہلے تو میرے خیال میں ایسا ہونا چاہیے کہ پیسکو والوں نے اس کو نجی شعبے میں دینے کی کیوں ضرورت محسوس کی تاکہ ہاؤس کو پورا یہ پتہ چل جائے کہ اس میں فوائد کیا ہیں اور نقص کیا ہیں؟ دیکھیں جی میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ بحیثیت اس کے کہ مجھے بجلی کے متعلق اور پیسکو کے متعلق اتنی معلومات نہیں ہیں لیکن اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ہماری G.S.T ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہم سے نہیں چل رہی تھی، کروڑوں روپے کے نقصانات ہو رہے تھے۔ جب نجی شعبے میں چلی گئی تو ابھی وہی بسیں ایبٹ آباد کو بھی جاتی ہیں اور Profitable بھی ہیں اور پورے پورے خاندانوں کو Support کرتی ہیں جی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ ہمارے علاقے میں جائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ $1/10$ و لمحہ ادھر مہیا نہیں ہے۔ تقریباً چوبیں گھنٹوں میں سولہ گھنٹے بجلی بھی نہیں ہوتی ہے جی۔ تو میرے ذہن میں یہ ہے کہ یہ پرائیوریٹائزیشن سیکٹر میں اگر چلی جائے تو کم از کم ہم ٹھیکیدار کو پکڑ سکیں گے۔ ابھی تو واپڈ اوالے ہیں اور ان پر تو ہمارا کوئی بس ہی نہیں چلتا۔ ویسے میرا خدشہ ہے لیکن اس کے فوائد اور نقصانات پر اگر بحث ہو جائے تو پھر اصولاً ہم قرارداد کے مخالف نہیں ہیں لیکن

پھر-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب! ہم کہتے ہیں کہ اسے صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے۔ میری قرارداد اور پاکخت یہ ہے کہ یہ صوبائی حکومت کے حوالے ہو یعنی صوبے کے حوالے کیا جائے۔ پھر آپ کی مرضی ہو گی کہ آپ ٹھیک چلاتے ہیں یا غلط چلاتے ہیں لیکن حوالے تو آپ کے ہو گا۔

جناب سپیکر: جی پہ دی باندی خود افیصلہ-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ جو رواز ہیں 240 کے تحت-----

جناب سپیکر: ہاں 240-----

جناب عبدالاکبر خان: 240 کے تحت، جو ایڈ جرمنٹ موشن کے رو لز ہیں اس کو فی الحال Suspend کر دیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیجئے۔

جناب سپیکر: ہاں رول 240 کے تحت وہ۔ (مدخلت) ایڈ جرمنٹ موشن جو وہ Seventy۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! آپ مہربانی کر کے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو موجودہ کارروائی ہے اس کو رول 240 کے تحت معطل کر کے اسے کر دیا جائے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بس موجودہ کارروائی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، پھر مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رول کا حوالہ دینا چاہیئے نہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب یہ رول 69 ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ 69 ہے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 69, may be suspended and allow the honourable Members to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'. And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji Abdul Akbar Khan, Mr Basheer Ahmad Bilour, Syed Mureed Kazim, Mr Ikramullah Shahid and Moulana Amanullah Haqani. Please move.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ میں دیتا ہوں، متفقہ کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے وہ Unanimously قرارداد کو ایوان کے سامنے پیش کریں۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں سپیکر صاحب! اس پر پولیگلی ایک عرض ہے کہ اس میں آپ یہ کہیں کہ وہ تو ہوتی ہے مگر جس جس نے پیش کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ان کے نام آئیں کہ ان سب لوگوں نے پیش کیا ہے۔ انہوں نے تو ایڈ جرمنٹ موشن پیش کی ہے اور اس قرارداد کی Proposal جو دی ہے وہ، ہم سب نے دی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سب کی طرف سے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! سب ہاؤس کے نام کر دیں۔

جناب سپیکر: ہاں بالکل۔ جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں جلدی سے ایک ڈرافٹ کر لوں۔ پانچ منٹ میں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریزو لیوشن ڈرافٹ کرہ اور موں بہ نورہ۔۔۔۔۔

قرارداد

جناب عبدالاکبر خان: یہ اسمبلی متفقہ طور پر مرکزی حکومت سے مطالبه کرتی ہے کہ آئین کے آرٹیکل (2) 157 کے تحت بھلی کا سارا نظام صوبہ سرحد کے حوالے کیا جائے اور پیسکو کو نجکاری سے روکا جائے۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! اگر اس میں یہ Add کر دیا جائے کہ چونکہ بھلی ون یونٹ سے پہلے ہمارے صوبے کی ملکیت تھی اس لئے ہمارا زیادہ حق اس پر بتتا ہے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ پنجاب یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے ملے کیونکہ اس کا تحقیق ہی نہیں ہے۔ یہ ہماری چیز ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جب آپ نے ون یونٹ توڑ کر سب کچھ باقی میرے صوبے کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آئین میں 157 کے تحت، وہ تو clear Already ہے نہ۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں نہیں، 157 جو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر 1973 کے آئین پر آپ جا رہے ہیں تو 1973 کے بعد جو ہو گاوہی ہو گانا۔ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! میں تو یہ عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ Joint resolution draft کر لیں۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔ بس آپ جس طرح پیش کرنا چاہتے ہیں، پیش کریں۔

جناب اکرام اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): جناب ون یونٹ نہ مخکنپی دا بھلی د صوبی ملکیت وہ۔ دا اوس دا ہم دے صوبی تھے حوالہ کہہ سئی۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ ہماری ملکیت ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہم اس کے مالک ہیں اور ہمیں واپس اپنی چیز ملنی چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جب ہمیں ملگی تو پھر ہمارا اختیار ہے نا۔

جناب بشیر احمد بلور: نہ، اختیار نہیں، ہماری ملکیت ہمیں واپس کی جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! رول 157 کے تحت اس صوبے کے پاس اختیار ہے۔ اب ہم اسی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے مطالبہ کر سکتے ہیں اس سے باہر تو نہیں جاسکتے ناجناب سپیکر۔ اچھا تو یہ ہے

قرارداد:

"یہ اسمبلی متفقہ طور پر مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ آئین کے آرٹیکل (2) 157 کے

تحت بھلی کا سارا نظام صوبہ سرحد کے حوالے کیا جائے اور پیسکو کو نجکاری سے فوراً روکا جائے"

Mr. Speaker: Is it the desire of the House is the resolution moved collectively by this august House, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کا اور سب کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: پینخلس منتو د پارہ دا ہاؤس اید جرن کرو۔

The House is adjourned only for fifteen minutes for tea break, only for fifteen minutes.

(اس مرحلہ پر چائے کے لئے ایوان کی کارروائی ماتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، بخت جہان خان مند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجه دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call attention notice No. 472, Mr. Amir Rehman MPA, please.

جناب امیر رحمان: شکریہ جناب سپیکر۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 472۔ محترم جناب سپیکر صاحب! "میں آپ کی وساطت سے مکملہ اوقاف صوبہ سرحد کی انتہائی ناقص کارکردگی کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گورنر صوبہ سرحد نے مکملہ اوقاف کے ذریعے مختلف جگہوں میں اوقاف ماذل سکولز بنانے کی منظوری دی تھی جس کے پیش نظر تنگی اور ایبٹ آباد میں کام بھی جاری ہے اور سکول میں طلباء پڑھائی بھی کر رہے ہیں

لیکن میری حلقے صوابی شیوہ اور بام خیل میں گورنر سرحد کے منظور کردہ سکول پر تاحال کام بند ہے۔ ٹینڈر اور ایگریمنٹ، ورک آرڈر 30-1-2003 کو ہوا ہے، فوری طور پر کام چالو کریں یا گورنر کو مطلع کریں کہ کام کیوں بند ہے۔"

جناب سپیکر! د دبی سکول جو پرویدو سرہ، چبی دا سکول روان شی او شروع شی نو د دبی نہ حکومت تھم آمدن او فائدہ شتھ نو مہربانی دے او کبے شی چبی زر تر زرہ دے دا سکول جو پر کبے شی او په دبی دے کارروائی او شی۔

جناب سپیکر: ملک ظفراعظم صاحب۔

ملک ظفراعظم (وزیر قانون): گورنر صاحب نے جو سکوالز بنانے کا اعلانات کئے ہیں، امیر رحمان صاحب نے یہوضاحت نہیں کی اپنے اس کال اٹشن میں کہ یہ مرکزی اوقاف کی پر اپر لی انہوں نے دی ہے یا صوابی اوقاف کی پر اپر لی دی ہے؟

جناب امیر رحمان: دا ججی د صوبائی اوقافو والا دغہ دے او د دبی باقاعدہ موں برہ سرہ تینہر ہم شتھ، ورک آرڈر او ہغہ ایگریمنٹ ہر خہ ئے شتھ، برابر دبی چبی دا د صوبائی گورنمنٹ اوقافو دغہ سرہ دے او گورنر صاحب د دبی اعلان کرے دے۔

وزیر قانون: یہ کال اٹشن ہے، ہم اپنے اوقاف والوں کو بلا لیں گے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: امیر رحمان صاحب! ان کے ساتھ بیٹھ کر مسئلے کا کوئی حل Sort out کر لیں۔

جناب امیر رحمان: بس تھیک د جی۔

Mr. Speaker: Mr. Amir Zada, MPA, to please move his call attention notice No. 487 in the House, Mr. Amir Zada Khan, MPA, please.

جناب امیرزادہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "میں آپ کی وساطت سے حکومت صوبہ سرحد کی توجہ اس، ہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ جہاں زیب کالج سوات جو کہ ضلع بھر میں واحد معیاری پوسٹ گرجویٹ کالج ہے، اس میں گزشتہ چند سالوں سے ضلع سوات کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کے داخلوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ ذکورہ کالج میں ایک مخصوص حلقے کے طلباء کو بغیر کسی

میرٹ کے داخلے دئے جا رہے ہیں جب کہ ضلع کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے ذین اور باصلاحیت طلاء کو داخلے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس انصافی پر مبنی پالیسی سے نہ صرف مستحق طلاء کو حق تلفی ہو رہی ہے بلکہ کالج کا تعلیمی معیار بھی بری طرح متاثر ہو رہا ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ جہانزیب کالج کو ضلع بھر کے طلاء کے لئے اوپن میرٹ کالج قرار دیا جائے۔ "زہ لبر و صاحت کوں غوارم۔

جناب سپیکر: زما په خیال و صاحت خو په دیکبندی پخپله بنہ په تفصیل سره دے۔ چې په تفصیل سره دے نو د بھر خلقو له ئے خه Criteria ایښودے ده؟ مطلب دا دے چې لوکل خلقو ته ورکوی او بھر ته نه ورکوی، ستاسو دا مطلب دے چې د بھر خلقو ته دے هم ورکوی؟

جناب امیرزادہ: Decision شوپی دے زمونږه یو سابقہ وزیر صاحب صرف د خپلی حلقو د پارہ دا کالج مخصوص کړے دے۔ دا تعلیم خو آئینی حق دے، د خلقو بنیادی حق دے۔ بجائے د دې چې کوم پسماندہ علاقے دی، هغوي ته کوتہ مخصوص کړی، هغوي ئے د میرٹ د حق نه هم محروم کړی دی۔

جناب سپیکر: ملک ظفراعظلم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! موجودہ پالیسی کے مطابق طلاء کے داخلے میں مقامی لوگوں کو یقیناً ترجیح دینے کی پالیسی اختیار کی گئی ہے اور دوسرے بچوں کو بھی داخلہ مل سکتا ہے بصورت کہ انہوں نے اے یا اے پس ون حاصل کیا ہو تو اس صورت میں ان لوگوں کو بھی داخلہ مل سکتا ہے یا ان کے والدین پشاور میں نوکری کے سلسلے میں یامزدوری کے سلسلے میں وہاں رہ رہے ہوں تو ان کو بھی ترجیحی بنیادوں پر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات گورنمنٹ جہانزیب کالج کے بارے میں ہے۔

وزیر قانون: میں گورنمنٹ کی پالیسی بیان کر رہا ہوں۔

جناب امیرزادہ: جناب سپیکر! زما اختلاف دے جی۔

وزیر قانون: یہ تو کال ائمپشن ہے میں تو صرف پالیسی کی بات کر رہا ہوں۔ کال ائمپشن کے متعلق میں نے۔۔۔۔۔۔

جناب امیرزادہ: سر! یہ پالیسی نہیں ہے، میں بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: امیرزادہ خان لب منستر واورئ نو بیبا به خبرہ او کرو۔

وزیر قانون: جہانزیب کالج کے متعلق کال اٹینشن آئی ہوئی ہے تو امیرزادہ خان کو تقریباً ایک دو دن ہوئے ہیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر سب کچھ بتادیں گے کیونکہ کال اٹینشن تو آج انہوں نے پیش کی ہے۔

جناب سپیکر: امیرزادہ خان دوئی وائی چی کی بننو بہ او پالیسی باندی بہ غور او کرو چی خہ گنجائش کیدی شی کوؤ بہ بیا۔

جناب امیرزادہ: سر! پالیسی نہیں ہے۔ یہی میں بتانا چاہتا ہوں۔ یہ غیر قانونی کام ہے۔ کل پشاور والے لوگ کہیں گے کہ پشاور یونیورسٹی میں صرف پشاور والوں کو داخلہ دیا جائے۔

جناب سپیکر: منظر صاحب تو یہی فرمار ہے بین کہ بیٹھ کر۔۔۔۔۔

جناب امیرزادہ: یہ پالیسی نہیں ہے سر۔ یہ ایڈیشن پالیسی نہیں ہے، یہ غیر قانونی کام ہے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا خبرہ مخکبندی چھپر لے شوی وہ یو خلے، په دی باندی Written پورہ کارروائی شوی وہ خوبیا هغہ مارشل لا، راغله نو هغہ خیز پاتے شو۔ دے پوری خبرہ تقریباً Agree شوی وہ، کیبنت ته ما دا خبرہ پیش کری وہ چی جہانزیب کالج د اسلامیہ کالج پہ شانتے کالج دے۔ په ملا کندہ ڈویشن کبندی د جہانزیب کالج داسپی حیثیت دے لکھ چی پہ صوبہ کبندی د اسلامیہ کالج دے۔ دا تاسود Open competition د پارہ کبڑی۔ باقی پہ بونیر کبندی کالج دے، په متفہ کبندی کالج دے، پہ الپوری کبندی کالج دے، پورن کبندی ڈکری کالج دے او نور پہ کبل کبندی یا پہ دیر کبندی، نو د ہر خائے هغہ مقامی په چپل خائے خو چی کوم بنہ مارکس خوک واخلي او Open competition ته راخی نوجہانزیب کالج ته راخی ٹکھے چی پہ مینگورہ کبندی چپل جدا بل کالج ہم شته (مدخلت)۔۔۔۔۔ ڈکری کالج پہ مینگورہ کبندی بل شته۔ جہانزیب کالج یو خودا سابقہ والئی سوات جو بر کرسے وو او د هغہ پہ نوم باندی دے، د د هغہ حیثیت د اسلامیہ کالج مقابل دے۔ نو لهدا دا Open competition ته پریپر دوئی او باقی دے Localize وی، خبر دے۔ هغہ لوکل خلقو ته دے نورو کبندی داخلہ ملا ویپری نو دا زما خیال دے چی د اسلامیہ کالج غوندی فیصلہ دے پہ دیکبندی او کری۔

جناب سپیکر: پلیز جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! تقریباً۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی حاجی جمشید۔

جناب جمشید خان: یو منت جی۔ د جهانزیب کالج داسپی حیثیت دے جی لکھ چې پیر محمد خان اووئیل۔ دا زمونږد دې ټول ملاکنه ډویژن او خصوصاً د دې ایکس ضلع سوات کالج دے چې مونږو ته پکښې خوا مخواه، بونیر ته پکښې هم Preference راکړے شی، په میرت کښې هسې نه، په میرت کښې، او که نه دغسې وی نوبیا خو هدو زما په حلقة کښې کالج نشته دے نوبیا زما هلکان به کوم ځائے کښې سبق وائلی؟

جناب حبیب الرحمن: هسې جی، اجازت دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمن: امیرزاده خان خبره دا وه، هغه خواںی چې د ستيرکت خبره ده يعني کلام د ضلع سوات یوه حصه ده او په ضلع سوات کښې چې کوم دے نو د دوئ سره د میرے مور سلوک کیږي نو د ده مطلب دا دے چې په ضلع کښې جهانزیب کالج خود د دوئ مطلب دا دے چې Generalize کوي ئے چې د ده درې ضلعو د پاره، خود هغه خو خصوصی دا حق جو پېښې نو که په دغه کښې دغه نه وی نو زما خیال دے چې Legislation په دې باندې اوکړئ۔ خیر دے که په دغه کښې خو د هغوي سره زیاتے دے۔

جناب پیر محمد خان: د Legislation ضرورت پکښې نشته د دې دا اوپن میرت حکم مونږه وايو چې په جهانزیب کالج باندې زمونږه د تولود عوی ده حکم چې زمونږه حصه ده، مونږه د سوات یوه حصه وو خو په شريکه، ستاسو او زمونږه په پیسو جو پېښې ده مطلب دا دے چې باچا زمونږه شريک وو او د هغه یونوم دے او تاریخي حیثیت دے۔ تهیک ده چې بادشاہی به ختمه شوې وی خو جهانزیب کالج نه شی ختمیده حکم چې هغه د هغه نوم چلیږي۔ نو دا بالکل Open competition پکار دے او یو تاریخي کالج دے نو د اسلامیه کالج غوندے په

Open competition پہ حیثیت باندی بھئے ساتی او د تول ملاکنہ ڊویژن د پاره۔

جناب سپیکر: اوشوہ جی، هفوی جواب کرے دے۔ Next

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! زما پکبندی دا عرض دے۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! پہ دیکبندی خو، کہ د باچا صاحب په وخت کبندی جو بر شوپی دے نو بیا خو پکبندی مونږہ ہم راخو، یواخچی د دوئی د پارہ خو بیا نہ دے۔

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! زہ یو عرض کوم۔

جناب سپیکر: نو بس پہ ٹولو باندی غور کوئ کنه منسٹر صاحب۔ Next, Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 501, in the House. Mr. Dr. Zakirullah Khan, MPA.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔ "میں اس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ کے فوری اور اہم نوعیت کے ایک مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ محکمہ جیل خانہ جات صوبہ سرحد میں دیگر محکموں کی طرح اہلکاروں کو مردوجہ رولز یعنی Seniority cum fitness کے مطابق پر موشن دی جاتی تھی اور اس سال 2002 تک اسی Criteria کے مطابق ملازمین جیل خانہ جات کو پر موشن دلوائی جا چکی ہے مگر نومبر 2002 کو صرف محکمہ جیل خانہ جات کے لئے رولز میں ترمیم کے ذریعے Seniority cum fitness کے علاوہ امتحان پاس کرنے کی بلا جواز شرط لازمی قرار دے دی گئی ہے اور اس امتیازی سلوک کے نتیجے میں اہلکار ان محکمہ جیل خانہ جات میں احساس محرومی اور بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا ملازمین جیل خانہ جات کے ساتھ امتیازی سلوک ختم کیا جائے اور ان کو بھی دیگر محکموں کے ملازمین کی طرح کار بحال کر کے پر موشن کے لئے مکملانہ امتحان پاس کرنے کی شرط سے مستثنی قرار دیا جائے۔" شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب والا! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلے وقت میں، تقریباً دس بارہ سال پہلے محکمہ جیل خانہ جات میں نوکری کے لئے بڑی مشکل سے لوگ جاتے تھے لیکن آج کل مجھے کی یہ کوشش ہو گی، میرے خیال میں کہ جو بھی بندہ آئے وہ تقریباً اپنے مجھے کا Exam اور اس کو کم از کم رو لزیبڈر یو لیشن کا پڑھہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح پر موشن رکوانے کے لئے، لیکن بھر حال میں ڈاکٹر ذاکر اللہ خان کے سوال کو اہمیت دیئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ میں نے I G Prison سے آج اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی سیکرٹری صاحب کے کمرے سے، لیکن وہ سیٹ پر نہیں تھے۔ میرے خیال میں اگر آئندہ ہفتان کو ٹائم ملے تو وہ I G Prison کے ساتھ اس مسئلے کو اٹھائیں اور اگر وہ مطمئن ہو جائیں تو ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Next. Ms. Nasreen Khattak, MPA, to please move her Call Attention Notice No. 510, in the house. Ms. Nasreen Khattak, MPA, to Please.

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اس کال اٹھن نوٹ کا تعلق Blind institute سے محروم افراد کے لئے ہے جو جی ٹی روڈ پر واقع تھا اور بصارت سے محروم افراد کے لئے وہ واحد ادارہ ہے۔ اور کچھ مہینے پہلے ان افراد کی جگہ منشیات کے عادی افراد کو وہاں پر Detoxification Centre میں بحال کیا گیا اور وہ چونکہ ایک ہی بلائنڈ انسٹیٹیوٹ تھا تو اس کی جگہ ابھی Rehabilitation of drugs addicts کو وہاں پر رکھا گیا۔ جناب سپیکر صاحب! بات صرف یہ نہیں ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ میں جو بصارت سے محروم افراد تھے، ان کو عارضی طور پر یا مستقل طور پر ہٹایا گیا ہے، بات بہت ٹینکل ہے بصارت سے محروم افراد کے لئے جو فرنیچر ہوتا ہے، وہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ رکھا ہوا ہوتا ہے، ان کے جو آلات ہوتے ہیں، وہ بہت حساس ہوتے ہیں اور ان کو اگر چھوٹی سی بھی جربت یا زدگ جائے تو وہ الفی، داورج پڑھا جا سکتا ہے۔ لہذا بات صرف یہ نہیں تھی کہ چچاس لاکھ گرانٹ کی Utilization، ہم کب کہتے ہیں کہ منشیات کے افراد کی بحالت کے لئے کچھ نہ کریں، ہم سپورٹ کرتے ہیں حکومت کو اس چیز میں، میں بھرپور سپورٹ کرتی ہوں لیکن یہ جو Visually handicap blind institute کے لئے مالی امداد ہو، ٹرینگ ہو یا جو کچھ بھی ہو، فی الفور اقدامات کرنے چاہئیں کہتی ہوں کہ ان کی سہولیات کے لئے مالی امداد ہو، ٹرینگ ہو یا جو کچھ بھی ہو، فی الفور اقدامات کرنے چاہئیں اور اس کے ساتھ ساتھ چونکہ میں نے اپنی آنکھوں کا عطیہ کیا ہوا ہے اور یہ ایک کارخیر ہے۔ (تالیاں) اگر جو بھی معزز اکان اسی میں بھی بنتھی ہوئی ہے، اس کے ساتھ چونکہ visitors gallery بھی، یہ ایک بہت نیک چیز

ہوتی ہے کہ زندگی میں ہم جو بھی کام کریں موت کے بعد ہماری آنکھیں کسی کے کام آسکیں تو یہ بہت بڑی بات ہو گی، جی۔

ڈاکٹر محمد سعیم: محترم جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: اس سلسلے میں، میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بھی اپنی آنکھیں عطیہ کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بات توبت کریں گی، مطلب یہ ہے کہ جب آپ اپنی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: سر! مجھے تمہید تو باندھنے دیں نا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! ان کے بال Donate ہونے چاہئیں۔

(قہقہے)

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: نہیں سر! میں اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت اور کرنی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: نسرین بنتک صاحبہ نے جو اپنی خوبصورت آنکھیں عطیہ کی ہیں تو یہ قابل

مبارک باد ہیں، میں یہ سمجھتی ہوں یہ کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن وہ تو عینکیں استعمال کرتی ہیں۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: سر! وہ اس لئے کہ نظر نہ لگ جائے۔ سر! میں یہ کہو گئی کہ چونکہ یہ صوبے

میں ایک واحد ادارہ ہے اور میں ایک تجویز یہ دینا چاہتی ہوں کہ صوبے میں ہر ڈویژن کی سطح پر۔۔۔۔۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پلیز آرڈر۔ پلیز آرڈر۔ اس کے بعد جی۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب ڈویژن کی سطح پر ایک ادارہ نایناوں کے لئے قائم ہونا چاہیے بلکہ میں یہ

سمجھتی ہوں کہ پشاور میں یہ جو ادارہ ہے اس کو میٹر ک سے بھی Above کے لئے، کالج کا درجہ دیا جائے

کیونکہ یہ نایبنا افراد پھر باہر جاتے ہیں اور ان کو بڑی پر ابلیز ہوتی ہیں اور دوسرا بات یہ ہے کہ جو نئے کے عادی افراد ہیں ان کو یہاں سے ہسپتالوں کے مختلف وارڈز میں اگر شفت کر دیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب! قلندر لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ علماء کی اسمبلی ہے تو میں ان سے فتویٰ چاہوں گا کہ آیا یہ عطیہ دیا جاسکتا ہے اسلامی رو سے، اگر کوئی مولانا صاحب مہربانی کریں۔

جناب کاشف اعظم: ہم سب اس کی حمایت کرتے ہیں۔

مولانا مام اللہ: یہ دا خو خہ خبرہ نہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: میرے خیال میں اس سلسلے میں، یہ دارالافتاء نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے۔ قلندر لودھی صاحب اگر کسی معتمد ادارے سے فتویٰ طلب کریں تو یہ زیادہ بہتر اور صحیح حل ہو سکتا ہے۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب! میرا خیال تھا کہ قلندر لودھی صاحب خود بھی اپنی آنکھیں عطیہ کریں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ اس Blind institution کی بندش اور اس کے بارے میں محترمہ نسرين خٹک صاحب نے جو پاؤ نٹ اٹھایا ہے، اگر۔۔۔۔۔

جناب قلندر خان لودھی: ہم سب اس کی حمایت کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Jee. Minister concerned.

(شور)

ڈاکٹر محمد سعیم: پاؤ نٹ آف آرڈر۔

مولانا مام اللہ: جناب سپیکر صاحب! زہ پری لیزہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تھول ممبران پری خبری کوئی، کال ایتنشن نو تیس دے۔

ڈاکٹر محمد سعیم: موں یہ پری یوہ خبرہ کوؤ۔۔۔۔۔

سردار ممتاز حسین عباسی: جناب سپیکر! نسرين خٹک صاحبہ نے جو اپنی آنکھیں Donate کی ہیں اور جن ارکین نے ان کے اس جذبے کی قدر کرتے ہوئے ڈیک بجائے، میں ان سے بھی انتخاء کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنی آنکھیں اس ادارے کے لئے Donate کر کے حقیقت میں ڈیک بجائیں۔

ڈاکٹر محمد سلیم: جناب سپیکر صاحب! دا یوہ ڈیرہ اہم مسئلہ دہ دوئی لکھ محترمہ نسرين خٹک صاحبہ د کال ایتھنسن په شکل کبندی پیش کرہ کہ دا مسئلہ دا قرارداد پہ شکل کبندی راشی او مونبہ متفقہ دا قرارداد منظور کرو نو دا به ڈیرہ بنہ خبرہ وی۔

جناب سپیکر: جی! زما په خپل خیال وخت ڈیر کم دے د جمعی ورخ دہ کہ تاسو منسٹر صاحب پریورڈئ او۔۔۔۔۔

جناب فصل زان: سر! اگر بنا دیں، قرارداد بھی تیار کر لیں۔

سردار ممتاز حسین عباسی: سر! اس کو قرارداد بنا دیں۔

جناب حشمت خان (وزیر کواہ و عشر): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ سپیکر! Blind institute Drugs addicts context جو بہ کرو۔ هغہ وخت کبندی پری ہم بعض خلقو احتجاج او کرو۔ هغوی تھے مونبہ او وئیل چی دا مونبہ پبلک تھے یوہ Facility ورکوؤ او دا بالکل Temporary بنا د باندی او د دی د پارہ مونبہ Permanent building او انتظام کوؤ او ہم هغہ شان مونبہ د خپلی وعدے مطابق د گرمود چھمیانونہ مخکبندی مخکبندی هغہ سنتر د هغہ خائے نہ شفت کرو خپل سوشن ویلفئر ڈیپارٹمنٹ مو وہئے د سے خوک ہم چی غوارپی، راشئی عملائے او گورئ د Blind institution ہم هغہ رنگے خپل کار کوئی او هغہ سنتر مونبہ شفت کرے دے۔ خپل سوشن ویلفئر ڈیپارٹمنٹ تھے مو شفت کرے دے۔

(تالیاں)

وزیر قانون: جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے ممبران کو یہ پتہ تک نہیں اور قرارداد کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, Next.

محترمہ نسرين خٹک: جناب سپیکر صاحب! ایک بات میں کرنا چاہوں گی پلیز جی۔ یہ جو بھی قرارداد ہو گی وہ تو ہو گی کہ Simple Blind افراد کے لئے سہولیات فراہم کی جائیں بس۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے۔ آپ نے توجوکال پٹشن نوٹس۔۔۔۔۔

محترمہ نسرين خٹک: جی، میں نے یہ کہا تھا کہ اگر عارضی طور پر بھی وہاں پر منشیات کے افراد آئے ہیں تو وہاں پر ایک خاص ترتیب سے فرنچیپڑا ہوتا ہے۔ میری بات ٹیکلکل تھی۔

جناب سپیکر: وہ تو ہو گیا، وہ تو غالی ہو گیا۔ آپ اس میں مزید کیا کہنا چاہتی ہیں۔ آپ کا لامنشن کا جو نوٹس دیا ہے۔ میں آپ کی توجہ فوری اور مفاد عامہ کے ایک مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے پشاور کے واحد institute کو جو کہ جی ٹی روڈ پر واقع تھا بند کر دیا ہے اور اس کی جگہ منشیات کے عادی مریضوں کی بجائی کامرز کھول دیا ہے اور نایبنا افراد، سٹاف اور اساتذہ کے لئے کوئی خاطر خواہ بندوبست کیا ہے۔ تو وہ تو کہتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

محترمہ نسرين خٹک: اگر ان کے لئے مزید سہولیات فراہم ہو جائیں تو یہ بہتر ہے نا۔

جناب سپیکر: مزید سہولیات۔

وزیر زکواۃ و عشر: دے Blind institute تہ زہ عملًا دوہ خلہ ورغلی یم دوہ خلہ ما Visit کرے دے، هلته کبنی ڈسپنسری کبنی خہ Deficiency وہ، خہ کمی وو، ما د هغی حکم ورکرے وو۔ مونبرہ تہ د Mention کری چپی په هغی مونبر غور اوکرو۔

جناب سپیکر: تا سودوئ تہ Mention کری هغوي لہ به Facilities ورکری جی۔ Next Maulana Syed Irfanullah, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 514, in the House. Maulana Syed Irfanullah, MPA, please.

مولانا عرفان اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ موسم سرما میں سرکاری سکولز ایک گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوتے ہیں، اس طرح تفریجی وقفہ ایک گھنٹہ کیا جاتا ہے اور یہ ایک پرانا طریقہ کارہے جو اس وقت موزوں اور مناسب تھا اس لئے کہ اساتذہ دور دور سے آتے تھے اور طلباء بھی، نیز سکولوں کی تعداد بھی کم تھی۔ اب

ہر جگہ سکولز ہیں اساتذہ اکثر مقامی ہوتے ہیں، ٹرانسپورٹ کا انتظام ہر جگہ موجود ہے۔ لہذا طلباء اور اساتذہ کے تینی وقت کو چاکر پر اناسٹم تبدیل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! دا خبره ڈیرہ اهمه دوئ اوکړه۔ زما خپل دے چې ظفر اعظم صاحب به آوریدلی وي۔ د دې مقصد دا دے چې یوه گھنٹه د Recess د پاره چې په ژمی کښې وخت ورکوی، هسبې وخت ضائع کېږي که دا یوه گھنٹه د Recess دا پائیم دوئ ختم کړي او د دې په خائے سحر د وخته رائحی، یوه گھنٹه، نو د وخته به هلکان چهتی کېږي او تکلیف ورتہ نه وي۔ دا ڈیرہ مؤذون خبره ده سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: په Recess کښې خودوئ وائی۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: دا د متعلقہ کسانو نه تپوس کول پکار دی هغوي په دې باندې عمل کوی کنه؟ د خپل خان نه فیصله ولې کوئ؟

جناب سپیکر: جي ملک ظفر اعظم صاحب، حافظ حشمت صاحب۔

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ عشر): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زه خپله د یو سکول اداره کښې پارہ پنځمه۔ د سکول چې کوم ایجو کیشن Experts دی او ماہرین دی، دا خو هغوي په دی باندې سوچ بچار کړئ دے، د هغې د پاره هغوي Timings Directives ایښودئی دی۔ دا داسې وړه خبره نه ده چې دلته کښې مونږه په باندې یوهه ئیی د ګرمئ د پاره خپل Timings دی، د سردئ د پاره خپل Timings دی او س په هغې کښې تفریح وي، هغې کښې بیاد ماسپیخین د جمع مونځ کوی دا خو ټول انتظام دے۔ دا داسې وړه خبره خونه ده۔

مولانا نظام الدین: دا خود انگریزانو د وختو خبره ده جي په دې سوچ پکار دے۔ دا خه ضروری خونه ده چې یوه خبره۔۔۔۔۔

جناب محمد امین: دا جي ڈیرہ اهمه خبره ده خصوصاً زمونږه چې کومې د غرونو علاقے دی، په هغې دا گھنٹه Recess دا بالکل یوبې جا مشقت دے او جناب

منستہر صاحب چې خنگه او فرمائیل چې د سے پخپله په یو ادارې کښې پارتنر د سے نوما ته د دوئ او فرمائی چې یره کوم پرائیویت سکولونه دی، په هغې کښې کوم دا سې یو اورد Recess کېږي.

جناب سپیکر: مفتی حسین احمد صاحب۔

مفتی مولانا حسین احمد: جناب سپیکر صاحب! دا یوه ډیره اهم مسئله ده۔ عام طور باندې د ډی سکولونو نه مونږه ټول چې د سے نو و تی یو او دا حالات مونږه کنلي دی او د حالاتونه چشم پوشی نه دی کول پکار۔ تجربه هم یوشے د سے نو دغه Recess چې کله ورکړے شی، د هغې بعد خو واړه هم سکول ته حاضری نه ورکوي، نو په ډی سره تعليمی ما حول هم خرابیوی او ډیر نقصان ترے کېږي نو په ډی باندې غور پکار د سے۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو خولکه مولانا صاحب او وئیل چې دا واړه بیا هم نه رائی، دوئمه خبره دا ده چې مقامی هلکان خو به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منستہر صاحب واورئ تاسو، ان کوسن لیں که کیا۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: مقامی هلکان خو به کورته لارشی خو چې دلرو خایونو کسان خو هسې یو ګهنه انتظار کوي۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلديات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! Recess کے بارے میں جیسا کہ پہلے سے طریقہ رائج ہے اور Recess بھی ضروری ہے بچوں کے لئے اور اس سلسلے میں ظاہر ہے محکمہ تعليم والے بڑے و سچے پیانے پر لوگوں سے مشورے بھی لے رہی ہیں اور ساقہ ہمارے ماہرین تعليم سے، ماہر نفیسات سے بھی اور ایک جامع حکمت عملی اختیار کی جا رہی ہے۔ بالخصوص تعليم کے سلسلے میں، اس پوائنٹ پر، جس کی طرف انہوں نے توجہ دلائی ہے۔ اس پر بھی وہ غور کر لیں گے اور اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ ڈیل میں ڈسشن کر لیں گے اور مختلف ماہرین تعليم سے اور سایہ کاٹرست سے بھی کہ یہ ایک گھنٹہ ہم ختم کر دیں، یا آدھا گھنٹہ تاکہ اس سے منفی اثرات طالبعلوں پر مرتب نہ ہوں کیونکہ اگر درمیان میں وقفہ نہ ہو تو اس سے منفی اثرات بھی مرتب ہو سکتے ہیں لیکن یہ اچھی بات ہے اور اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ غور کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اور ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کریں کہ پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ کم از کم جمعے کے دن گیارہ بجے چھٹی دے دیا کریں تاکہ نیچے نماز جمعہ سے محروم نہ ہوں۔

جناب جاوید خان گھنند: جناب سپیکر! جناب سپیکر-----

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: د دی نہ روستو قلب حسن صاحب، د دی نہ روستو۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: سپیکر صاحب! زما خیال دے چی دا قانون کہ اسمندی کتبی ہم جو بر شی نوبنہ بہ وی، خکھے چی سارہ بجی بارہ بجی تائیں دے، د دی نہ پس کہ سرے مونئ لہ خی نوبیا تری اکثر مونئ قضا شی۔

جناب سپیکر: اسمندی د پارہ خو جو بر دے، جو بر دے۔

ڈاکٹر محمد ذاکر شاہ: گیارہ بجی پکار دہ د جمعی پہ ورخ۔

جناب جاوید خان گھنند: جناب سپیکر! یو خبرہ کوم۔

مسودہ قانون شامل مغربی سرحدی صوبہ (طی امداد) فنڈ مجریہ 2003 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. The Honourable Minister for Health NWFP, to please introduce before the House the North West Frontier Province (Medical Relief) Fund Bill 2003. Honourable Minister for Health NWFP, please.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Thank you. Mr. Speaker! I beg to introduce the North West Frontier Province (Medical Relief) Endowment Fund Bill 2003.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! مونږہ به د دی بل مخالفت کوؤ۔ دا نوبت خان

سره واخلئ۔

جناب سپیکر: بنہ جی بنہ دا ستاسو حق دے۔ منسٹر صاحب لب د دی Statement objects کہ تاسو مطلب دا دے دغہ خودی خو-----

جناب عبدالاکبر خان: په به ئے هغوي اووائي کنه؟ Consideration stage کبني به ئے اووائي۔ مونږه به پري هم خبره اوکرو، دوئ به پري هم خبره کوي۔ اوس خو Introduce شو خالي۔

جناب سپيکر: جي صحيح ده۔ جي قلب حسن صاحب۔ سحر ده معزز ايوان اجازت ورکړئ وو چې ده قرارداد پيش کړئ۔ قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: شکريه سپيکر صاحب! یا اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبه کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ ايل پي جي گيس کی قیستیں آئے روز بڑھ رہی ہیں۔ لہذا تمام کمپنیوں کو ایک ریٹ کا پابند کیا جائے کیونکہ رمضان کے میئنے میں کمپنیاں من مانیاں کرتی ہیں اور غریب عوام کو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ شکريه۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member Syed Qalb-e-Hassan, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The resolution is passed unanimously.

Mr. Syed Qalb-e-Hassan: Thank you ji.

(تالیاں)

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب! یوه اهمه خبره کوم ځکه خنگ دا ده که تاسو چهتی اوکړئ نو ځکه۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: ہاں۔

جناب پير محمد خان: دا شک ده که تاسو اسمبلی Prorogue کوي نو په دې بنیاد یو اهم پوائنټ د حکومت په نو تیس کبني راوستل غواړم۔ دا علاقه دربن چې ۵۵، د دربند او د هری پور په مینځ کبني یو خائے ده چې هغې ته چاندنی چوک وائی زما د علاقې نه په تربیلا ډیم باندې په لانچونو کبني خلق هری پور ته څی، د سینکارئ په غاره غاره کومه چې زما حلقة ده یا د کالا ډها که چې شوہ نو دا د هری پور او د دربند په مینځ کبني چاندنی چوک ورته وائی په هغې کبني

ڈاکوان ناست وی، ڈاکے ورسہ کوی نو دی طرف ته توجہ را گرخوؤم، بیگاہ هلتہ کبپی خلقو د هری پور نه ما ته تیلی فونونه اوکرل چې مونږه یو جرگه Delegation درخو، ما ورتہ وئیل چې تاسو هدو مه راخی، خیر دے زه به د حکومت په نو تپس کبپی خبره راولم نو په دی وجہ مې راوستل چې یره که په دی مینځ کبپی بیا ڈاکے کېږی نو د اوس نه ئے چې بندوبست اوکرئ چې د چاندنی چوک سره خلق محفوظ وی، د دی انتظام د اوکری دوئی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب، سردار ادریس صاحب یا لاءِ ائمۂ آرڈر کی سیچویشن کے بارے میں ہے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! انہوں نے جو تربیلا میں ڈاکہ زنی کے بارے میں کہا ہے تو سارا سلسلہ ہو رہا ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس طرف توجہ دلائی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ متعلقہ DIG کو اس بات کا ہم آج ان شاء اللہ پابند بنائیں گے تاکہ وہاں لاءِ ائمۂ آرڈر کی سیچویشن میں اپر و منٹ ہو۔

جناب جاوید خان ہمند: جناب سپیکر! زما خبرہ پاتے شوہ۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! د جمعی ورخ او سا پرہی بارہ بجی شو۔

Mr. Speaker: ‘Order’: “In exercise of power conferred on me by clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the constitution of the Islamic republic of Pakistan, I Bakht Jehan Khan, Speaker, Provincial Assembly of North West Frontier Province, do here by order that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province shall stand prorogued on 3rd October 2003, till such date as shall hereafter be fixed by the competent Authority”.

اس فرمان کے رو سے میں اس اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں، برخاست کرتا ہوں،
شکریہ۔

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)